گناہ دھونے
والا صابُن
مُفسرِ اعظمِ پاکستان، شیخ الحدیث والقرآن پیرِ طریقت، رہبرِ شریعت
رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مُفتی محمد فیض احمد اُویسی
www.faizahmedowaisi.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ

امابعد! دورِ حاضرہ میں ہر انسان اپنے لباس کو صاف ستھرا رکھنا اپنا ایک فریضہ حیات سمجھتا ہے کہ دیکھنے والے اس سے نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں لیکن افسوس کہ ان کا باطن اتنا گندہ ہے کہ اس پر گرد غبار نے انہیں گھیرا ہوا بلکہ اس سے اتنی تَعَفُّونِیَت اور بدبو ہے کہ فرشتے اس سے نہ صرف نفرت کرتے ہیں بلکہ نفرین (ملامت) بھیجتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ اس سے نہ صرف ناراض ہیں بلکہ مرنے کے بعد اس کا سوائے جہنم کے اور کوئی ٹھکانا نہیں۔ فقیر نے چاہا کہ جیسے ظاہری لباس کے لئے صابن کام دیتا ہے یونہی باطنی صفائی کا صابن چاہیے۔ اس رسالہ میں الحمد للہ کئی قسم کے اسلامی صابن کے نمونے فقیر نے تیار کئے ہیں کہ ان کے استعمال پر نہ صرف باطن سنورے گا بلکہ اللہ عزوجل اور اس کے پیارے رسول ﷺ ملائکہ کرام کے سامنے فخر کرکے فرمائیں گے کہ دیکھو ہمارے اس بندے کا باطن کتنا چمکیلا ہے کہ وہ اب اس لائق ہے کہ اسے حضرت القدس میں جگہ دی جائے۔

اللہ تعالیٰ عزیزم صوفی مختار احمد اُویسی ناظم ادارہ تالیفاتِ اُویسیہ رضویہ بہاولپور کا بھلا کرے کہ اس کی اشاعت دوم کی حامی بھری ہے اللہ تعالیٰ اس رسالہ کو فقیر اور ناشر کے لئے توشہ آخرت اور اہلِ اسلام کے لئے مشعلِ راہ ہدایت بنائے۔ (آمین)

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

بہاولپور، پاکستان

29 جمادی الثانی 1421ھ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

الحمد للّٰہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لانبی بعدہ

امابعد! فقیر ۱۴۰۱ھ عمرہ میں اعتکاف کے لئے مکہ معظمہ، مدینہ منورہ حاضر ہوا ایک عزیز نے رسالہ ''الخصال المکفرۃ لابن حجر''[1] ہدیۃً دیا۔ اس میں وہ احادیثِ مبارکہ بیان کی گئیں جن میں اگلے پچھلے گناہوں کی مغفرت کی نوید (خوشخبری) ہے۔ فقیر نے اس کی تلخیص (خلاصہ) کی اور چند اضافے بھی کئے اس کا نام رکھا ہے ''گناہ دھونے کا صابن''۔

وما توفیقی الا باللّٰہ العلی العظیم

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علیٰ حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین

(مقدمہ)

ایسے صابن کی اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید میں خبر دی ہے: فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمۡ حَسَنٰتٍ (پارہ19، سورہ الفرقان، آیت 70)

اصحابِ بدر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم: اسلامی صابن کی دلیل صحابہ بدر بھی ہیں جن کے متعلق فرمایا گیا ہے:

اِعۡمَلُوا مَا شِئۡتُمۡ، فَقَدۡ غَفَرۡتُ لَکُمۡ [2]

ترجمہ: تو ایسے کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا۔

یعنی پروردگارِ عالم توبہ کرنے والوں کے گناہوں کو صرف مٹاتا اور معاف ہی نہیں کرتا بلکہ ان کے گناہوں کو مٹا کر ان کے بدلے نیکیاں عطا فرما دیتا ہے یعنی اگر ایک لاکھ گناہ کر کے صدقِ دل سے تائب (توبہ کرنے والا) ہو جائے تو پروردگارِ عالم کے حکم سے فرشتے اس بندے کے نامہ اعمال میں سے ایک لاکھ گناہوں کو مٹا کر ان کی جگہ ایک لاکھ نیکیاں لکھ دیتے ہیں۔ مولانا روم نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے کہ:

سیآتت را مبدل کرد حق	تاہمہ طاعت شود آن ما سبقس [3]

[1] ابنِ حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ کے اس رسالے کا مکمل نام "الخصال المکفرۃ للذنوب المقدمۃ والمؤخرۃ" ہے۔

[2] (صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابۃ، باب من فضائل أھل بدر رضي اللہ عنھم وقصۃ حاطب بن أبي بلتعۃ، 1941/4، الحدیث:161-(2494)، دار إحیاء التراث العربي بیروت)

(سنن أبي داود، کتاب الجھاد، باب في حکم الجاسوس إذا کان مسلماً، 48/3، الحدیث:2650، المکتبۃ العصریۃ)

بخاری شریف میں ان الفاظ کا اضافہ ہے۔

(صحیح البخاری، کتاب المغازي، باب غزوۃ الفتح، 145/5، الحدیث:4274، دار طوق النجاۃ، 1422ھ)

[3] (روح البیان، سورۃ النساء:26، 192/2، دار الفکر بیروت)

یعنی تیرے گناہوں کو اللہ تعالیٰ نے نیکیوں سے تبدیل کیا تا کہ تیری گذشتہ زندگی مل کر آئندہ بڑی قوت بن جائے۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے تیرے گناہوں کو توبہ کے بعد نیکیوں سے بدل دیا ہے تا کہ تیرے پہلے گناہ بھی نیکی بن جائیں۔

یعنی جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے۔

(اس کی تفصیل آگے آئے گی ان شاء اللہ عزوجل) ان کے علاوہ اور بھی بہت سے خوش قسمت ہیں جن کو زندگی میں بخشے جانے کی نوید سنائی گئی اور ان سب کا نہیں تو بعض کا ذکر آخر میں عرض کروں گا ان شاء اللہ۔ اب اعمالِ صالحہ کا ذکر مع تفصیل بلا ترتیب ابواب عرض کرتا ہوں لیکن ان میں یہ شرط بھی ہے کہ عقائد حقہ اہل سنت کے مطابق ہوں ورنہ ہزار ہا عبادات سے بھی نجات نصیب نہ ہوگی۔

نبی پاک ﷺ کا پسندیدہ صابن نماز ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَ الْمُنْکَرِ (پارہ 12، سورہ العنکبوت، آیت 45)

ترجمہ: بیشک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔

گناہ جھڑتے ہیں پتوں کی طرح: حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ جنابِ رسول اللہ ﷺ موسم خزاں میں سیر کے لئے باہر تشریف لے گئے تو دیکھا کہ خزاں رسیدہ پتے درختوں سے نیچے خود بخود گر رہے ہیں۔ آپ نے ایک درخت کی دو شاخوں کو اپنے مقدس ہاتھوں میں پکڑ کر ارشاد فرمایا اے ابو ذر! انہوں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا بندہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کی خاطر نماز پڑھتا ہے تو اس کے جسم کے گناہ ایسے جھڑ جاتے ہیں۔

کَمَا یَتَھَافَتُ ھَذَا الْوَرَقُ عَنْ ھَذِہِ الشَّجَرَۃِ [4]

یعنی جیسا کہ اس درخت سے یہ پتے جھڑ رہے ہیں۔

دوسرے مقام پر سید المرسلین، رحمۃ للعالمین ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے کہ نمازی جب نماز پڑھتا ہے تو اس کے جسم پر گناہوں کی میل باقی نہیں رہتی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد سنا کہ تم میں کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ پانچ مرتبہ اس میں غسل کرتا ہو کیا اس کے جسم پر کوئی میل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام نے عرض کیا کہ اس کے بدن پر کچھ میل نہ رہے گی تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: فَکَذَلِکَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ یَمْحُو اللّٰہُ بِھِنَّ الْخَطَایَا [5]

یعنی یہی مثال نمازِ پنجگانہ کی ہے اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے گناہ مٹا دیتا ہے۔

---

[4] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، 440/35، الحديث: 21556، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 ھ 2001 م)

[5] (صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب من فضائل أهل بدر رضي الله عنهم وقصة حاطب بن أبي بلتعة، 246/1، الحديث: 283-(667)، دار إحياء التراث العربي بيروت)

(سنن الترمذي، كتاب الصلاة، باب مثل الصلوات الخمس، 151/5، الحديث: 2868، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، 1395 ھ 1975 م)

(السنن الصغرى للنسائي، كتاب الصلاة، باب المحافظة على الصلوات الخمس، 230/1، الحديث: 462، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، الطبعة: الثانية، 1406 ھ 1986 م)

بزرگوں، دوستوں اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اگر کسی کے دروازے پر نہر جاری ہو اور وہ روزانہ پانچ مرتبہ اس میں نہائے تو اس کے جسم پر میل نہیں رہتا اسی طرح جو دن میں پانچ مرتبہ نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کی بارش سے ایسے پاک و صاف ہو جاتا ہے کہ اس کے جسم پر گناہ کا میل نہیں رہتا۔

اسلامی صابن کی اقسام: جس طرح جسم اور کپڑے صاف کرنے کے لئے مختلف قسم کے صابن ہوتے ہیں جس کا جو دل پسند ہوتا ہے وہی خرید تا ہے فقیر بھی چند اسلامی احکام بیان کرتا ہے سب پر مداومت (پابندی) کریں ورنہ ایک پر بھی کافی ہو گا۔
ان شاء اللہ عزوجل

اذان کا جواب: حضور اکرم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: مَنْ سَمِعَ الْمُؤَذِّنَ [6]

یعنی جس نے مؤذن سے سنا۔

ایک اور روایت میں ہے: حِينَ يَسْمَعُ الْمُؤَذِّنَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا غُفِرَ لَهُ ذَنْبُهُ [7]

یعنی جو مؤذن سے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ سن کر کہتا ہے رَضِيتُ بِاللَّهِ رَبًّا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا (میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں اللہ کے رب ہونے اور اسلام کے دین ہونے اور حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نبی ہونے پر راضی ہوں) اس کی بخشش ہو جائے گی۔

دوسری روایت کے الفاظ یہ ہیں: إِذَا قَالَ الْمُؤَذِّنُ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ: رَضِيتُ بِاللهِ رَبًّا، وَبِالْإِسْلَامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا، غُفِرَ لَهُ ذُنُوبُهُ، فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا سَعْدُ، مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَأَخَّرَ؟ قَالَ لَا هَكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُهُ [8]

لیکن ان کے ہاں "مَا تَأَخَّرَ" نہیں لیکن علامہ ابن حجر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ابو عوانہ اسفرائنی نے اپنی مستخرج علی مسلم میں "وَمَا تَأَخَّرَ" روایت کی ہے۔

سردی کی راتوں میں ٹھنڈے پانی سے وضو: بزار نے باسناد حسن روایت کی کہ حضرتِ عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لیے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے حمران کہتے ہیں میں پانی لایا، انہوں نے مونھ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا اللہ آپ کو کفایت کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے (کہیں آپ بیمار نہ ہو جائیں) اس پر فرمایا:

سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، يَقُولُ: لَا يُسْبِغُ عَبْدٌ الْوُضُوءَ إِلَّا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ

---

[6] (صحیحُ ابن خُزَيمة، كتاب الصلاة، باب فضيلة الشهادة، 250/1، الحديث: 422-(63)، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثالثة، 1424 ھ 2003 م)

[7] (السنن الصغرى للنسائي، كتاب الصلاة، باب الدعاء عند الأذان، 26/2، الحديث: 679، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، الطبعة: الثانية، 1406 ھ 1986 م)
(مختصر صحيح مسلم، كتاب الصلاة، باب: فضل من قال مثل ما يقول المؤذن، 61/1، الحديث: 200، المكتب الإسلامي، بيروت لبنان)
(السنن الكبرى، كتاب الصلاة، باب الدعاء عند الأذان، 252/2، الحديث: 1655، مؤسسة الرسالة – بيروت، الطبعة: الأولى، 1421 ھ 2001 م)

[8] (جامع الأحاديث، مسند سعد بن أبي وقاص رضي الله عنه، 479/4، الحديث: 8777، دار الفكر)

ذَنْبِهٖ وَمَا تَأَخَّرَ [9]

یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔

مزید فضائلِ وضو
(احادیث مبارکہ)

حدیث نمبر1: امام بخاری وامام مسلم ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ حضور اکرم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میری امت اس حالت میں بلائی جائے گی کہ منہ اور ہاتھ پاؤں آثارِ وضو سے چمکتے ہوں گے جس سے ہو سکے چمک زیادہ کرے۔[10]

حدیث نمبر2: صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سید عالم ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سے ارشاد فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں جس کے سبب اللہ تعالیٰ خطائیں محو (معاف) فرمادے اور درجات بلند کرے عرض کی جی ہاں یارسول اللہ ﷺ ۔ فرمایا: جس وقت وضو ناگوار ہوتا ہے اس وقت وضوئے کامل کرنا اور مسجدوں کی طرف قدموں کی کثرت اور ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار اس کا ثواب ایسا ہے جیسا کفار کی سرحد پر حمایت بلادِ اسلام کے لئے گھوڑا باندھنے کا ہے۔[11]

حدیث نمبر3: امام مالک ونسائی عبد اللہ سنابحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ مسلمان بندہ جب وضو کرتا ہے تو کلی کرنے سے منہ کے گناہ گر جاتے ہیں اور جب ناک میں پانی ڈال کر صاف کیا تو ناک کے گناہ نکل گئے اور جب منہ دھویا تو اس کے چہرہ کے گناہ نکلے یہاں تک پلکوں کے گناہ بھی نکلے اور جب ہاتھ دھوئے تو ہاتھوں کے گناہ نکلے یہاں تک کہ ناخنوں سے بھی گناہ نکلے اور جب سر کا مسح کیا تو سر کے گناہ نکلے یہاں تک کہ کانوں سے بھی گناہ نکلے اور جب پاؤں دھوئے تو پاؤں کی خطائیں نکلیں یہاں تک کہ ناخنوں سے پھر اس کا مسجد کو جانا اور نماز مزید برآں (اس کے علاوہ)۔[12]

حدیث نمبر4: بزار نے باسناد حسن روایت کی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے غلام حمران سے وضو کے لئے پانی مانگا اور سردی کی رات میں باہر جانا چاہتے تھے۔ حمران کہتے ہیں میں پانی لایا انہوں نے منہ ہاتھ دھوئے تو میں نے کہا کہ اللہ آپ کو کفایت

---

9) (کنز العمال.الفرع الثاني . في فضائل الوضوء.291/9.الحديث:26058. مؤسسة الرسالة)

10) (صحيح البخاري . كتاب الوضوء . باب فضل الوضوء والغر المحجلون من آثار الوضوء.39/1.الحديث:136. دار طوق النجاة. 1422ھ)

(صحيح مسلم . كتاب الوضوء . باب استحباب إطالة الغرة والتحجيل في الوضوء.217/1.الحديث:(38)-248. دار إحياء التراث العربي بيروت)

11) (صحيح مسلم . كتاب الوضوء . باب فضل إسباغ الوضوء على المكاره.219/1.الحديث:(41)-251. دار إحياء التراث العربي بيروت)

12) (سنن النسائي . كتاب الطهارة . باب مسح الأذنين مع الرأس وما يستدل به على أنهما من الرأس. 75/1 .الحديث: 103 . مكتب المطبوعات الإسلامية سنة النشر: 1414ھ/1994م)

(موطا إمام مالك. كتاب الطهارة. باب جامع الوضوء . 40/1 .الحديث:62. دار إحياء العلوم العربية. سنة النشر: 1414ھ/1994م)

کرے رات تو بہت ٹھنڈی ہے اس پر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جو بندہ وضوئے کامل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔[13]

حدیث نمبر5: طبرانی نے اوسط میں حضرت امیر المومنین مولیٰ علی کرم اللہ وجہہ الکریم سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سخت سردی میں کامل وضو کرے اس کے لئے دوگنا ثواب ہے۔[14]

صلوۃ الضحی: اسے نمازِ چاشت بھی کہا جاتا ہے اور یہ مستحب ہے اس کے بہت زیادہ فضائل ہیں۔

(ا) حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ایمان کی حالت میں ثواب کی خاطر صلوٰۃ الضحیٰ پڑھی اس کے لئے اللہ تعالیٰ دو سو نیکیاں لکھے گا اور دو سو برائیاں معاف فرمائے گا۔[15] (اس کی اسناد ضعیف ہیں۔)

قاعدہ: یہ قاعدہ کلیہ مسلمہ ہے احادیث ضعیفہ فضائل اعمال میں مقبول ہیں۔

فائدہ: اس قاعدہ کے لئے دلائل کی ضرورت نہیں اس لئے کہ اس قاعدہ کو وہابی دیوبندی اور دیگر ان کے تمام ذیلی فرقے آنکھیں بند کر کے مانتے ہیں لیکن اعمال میں.........!!!

لطیفہ: ان فرقوں کا تجربہ کرلیں کہ ہر نیکی کے لئے جس طرح کی روایات بیان کی جائیں واہ واہ سبحان اللہ سبحان اللہ اللہ اکبر کی آوازیں بلند کرتے ہیں لیکن جونہی حضور اکرم ﷺ کے کمالات اور فضائل، یونہی اولیاءِ کرام اور اہل سنت کے معمولات کے بارے میں کوئی روایت کی جائے وہ روایت اگرچہ صحیح بھی اور صحاح ستہ سے ہو تب بھی شور و غل بپا کریں گے کہ یہ حدیث ضعیف ہے ہم نہیں مانتے مثلاً حضور سرورِ عالم ﷺ کا نامِ مبارک سن کر چومنا اور نمازِ جنازہ کے بعد دعا مانگنا، یارسول اللہ کا نعرہ لگانا، درود و سلام وغیرہ وغیرہ۔

(2) حدیث پاک میں ہے کہ جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھیں اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں سونے کا محل بنائے گا اس حدیث کو ترمذی و ابن ماجہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔[16]

(3) صحیح مسلم شریف میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا آدمی پر اُس کے ہر جوڑ کے بدلے صدقہ ہے (اور کُل تین سو ساٹھ جوڑ ہیں) ہر تسبیح صدقہ ہے اور ہر حمد صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بُری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور ان سب کی طرف سے دو رکعتیں چاشت کی کفایت کرتی ہیں۔[17]

---

[13] (مسند البزار، مسلم بن يسار عن حمران، 74/2، الحديث:420، مكتبة العلوم والحكم ١٤٢٤ھ)

[14] (مجمع الزوائد، كتاب الطهارة، باب فى اسباغ الوضوء، الحديث:1217، 542/1، دار الفكر بيروت)

[15] (موسوعة الحافظ ابن حجر الحديثية، باب صلاة الضحي، 609/1، الحديث:1435، سلسله اصدارات الحكمة)

[16] (سنن الترمذي، أبواب الوتر، باب ما جاء في صلاة الضحى، 337/2، الحديث:473، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، 1395ھ 1975م)

(سنن ابن ماجه، أبواب الوتر، باب ما جاء في صلاة الضحى، 392/2، الحديث:1380، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430ھ 2009م)

[17] (صحيح مسلم، كتاب صلاة المسافرين وقصرها، باب استحباب صلاة الضحى والحث على المحافظة عليها، 499/1، الحديث:(1181)-720، دار إحياء الكتب العربية)

(مختصر صحيح مسلم، باب صلاة الضحى ركعتان، 101/1، الحديث:1380، المكتب الإسلامي، بيروت – لبنان، الطبعة: السادسة، 1407ھ 1987م)

(4) ترمذی ابو درداء و ابو ذر سے ابو داؤد و دارمی نعیم بن ھمار سے اور احمد ان سب سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے اے ابن آدم شروع دن میں میرے لئے چار رکعتیں پڑھ لے آخر دن تک میں تیری کفایت فرماؤں گا۔[18]

(5) طبرانی ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دو رکعتیں چاشت کی پڑھیں غافلین میں نہیں لکھا جائے گا اور جو چار پڑھے عابدین میں لکھا جائے گا اور جو چھ پڑھے اُس دن کی کفایت کی گئی اور جو آٹھ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کو قانتین (حکم ماننے والوں) میں لکھے گا اور جو بارہ پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنائے گا اور کوئی دن یا رات نہیں جس میں اللہ تعالیٰ بندوں پر احسان و صدقہ نہ کرے اور اس بندہ سے بڑھ کر کسی پر احسان نہ کیا جسے اپنا ذکر الہام کیا۔[19]

(6) احمد، ترمذی و ابن ماجہ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو چاشت کی دو رکعتوں پر محافظت کرے اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔[20]

(مسائلِ فقہ)

مسئلہ: مستحب ہے کم از کم دو اور زیادہ سے زیادہ چاشت کی بارہ رکعتیں ہیں اور افضل بارہ ہیں۔[21]

مسئلہ: اس کا وقت آفتاب بلند ہونے سے زوال یعنی نصف النہار شرعی تک ہے اس کی تحقیق بہارِ شریعت، فتاویٰ رضویہ اور بہتر یہ ہے کہ چوتھائی دن چڑھے پڑھے۔[22] (عالمگیری، ردالمحتار)

نمازِ اشراق: ترمذی حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرماتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو فجر کی نماز جماعت سے پڑھ کر ذکر خدا کرتا رہا یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو گیا پھر دو رکعتیں پڑھیں تو اُسے حج و عمرہ کا ثواب ملے گا۔[23] نمازِ اشراق کے فضائل و مسائل فقیر کے رسالہ "غریبوں کا حج" (مطبوعہ) میں پڑھئے۔

عاشقانِ نوافل: بعض بندگانِ خدا نوافل بکثرت پڑھتے ہیں اور پڑھنے چاہئیں قربِ الٰہی نوافل کی کثرت سے نصیب ہوتا ہے جیسا کہ صحاح کی احادیث مبارکہ ہے ویسے نوافل کی کوئی حد نہیں۔ اوقاتِ ممنوعہ کے سوا آدمی جتنے چاہے پڑھے مگر اُن میں سے بعض جو حضور اکرم ﷺ و ائمہ دین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی ہیں بیان کئے جاتے ہیں۔

---

[18] (سنن الترمذي، أبواب الوتر ، باب ما جاء في صلاة الضحى، 340/2، الحديث: 475، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر ، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

(مسند الإمام أحمد بن حنبل، حديث نعيم بن همار الغطفاني، 142/37، الحديث: 22473، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

(مسند الدارمي، كتاب الصلاة، باب في أربع ركعات في أول النهار، 365/1، الحديث: 1595، دار البشائر (بيروت)، الطبعة: الأولى، 1434هـ 2013م)

[19] (مجمع الزوائد ، كتاب الصلوة ، 494/2، الحديث: 3419، دار الفكر بيروت)

[20] (مسند احمد ، مسند المكيين، حديث معاذ بن انس الجهنى ، 310/5، الحديث: 15623، دار الفكر بيروت)

(سنن الترمذي، أبواب الوتر ، باب ما جاء في صلاة الضحى، 509/5، الحديث: 3640، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر ، الطبعة: الثانية، 1395هـ 1975 م)

(سنن ابن ماجه، أبواب الوتر ، باب ما جاء في صلاة الضحى، 393/2، الحديث: 1382، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ 2009 م)

[21] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص675، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[22] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص676، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[23] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص675، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

تحیۃ المسجد: جو شخص مسجد میں آئے اُسے دو رکعت پڑھنا سنت ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ چار پڑھے۔ بخاری و مسلم ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت پڑھ لے۔[24]

مسئلہ: ایسے وقت مسجد میں آیا جس میں نفل نماز مکروہ ہے مثلاً بعد طلوعِ فجر یا بعد نمازِ عصر وہ تحیۃ المسجد نہ پڑھے بلکہ تسبیح و تہلیل درود شریف میں مشغول ہو حق مسجد ادا ہو جائے گا۔[25] (ردالمحتار)

مسئلہ: فرض یا سنت یا کوئی نماز مسجد میں پڑھ لی تحیۃ المسجد ادا ہو گئی اگرچہ تحیۃ المسجد کی نیت نہ کی ہو اس نماز کا حکم اُس کے لئے ہے جو بہ نیت نماز نہ گیا بلکہ درس و ذکر وغیرہ کے لئے گیا ہو اگر فرض یا اقتدا کی نیت سے مسجد میں گیا تو یہی قائم مقام تحیۃ المسجد ہے بشرطیکہ داخل ہونے کے بعد ہی پڑھے اور اگر عرصہ کے بعد پڑھے گا تو تحیۃ المسجد پڑھے۔[26] (ردالمحتار)

مسئلہ: بہتر یہ ہے کہ بیٹھنے سے پہلے تحیۃ المسجد پڑھ لے اور بغیر پڑھے بیٹھ گیا تو ساقط نہ ہو گی اب پڑھے۔[27] (در مختار وغیرہ)

مسئلہ: مسافر کو چاہیے کہ منزل میں بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نفل پڑھے جیسے حضور اکرم ﷺ کیا کرتے تھے۔[28] (درالمختار)

صلوۃ اللیل: رات میں بعد نمازِ عشاء جو نوافل پڑھے جائیں اُن کو صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں اور رات کے نوافل دن کے نوافل سے افضل ہیں کہ صحیح مسلم شریف میں مرفوعاً ہے فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے اور طبرانی نے مرفوعاً روایت کی ہے کہ رات میں کچھ نماز ضروری ہے اگرا تنی ہی دیر جتنی دیر میں بکری دودھ لیتے ہیں اور فرض عشاء کے بعد جو نماز پڑھی وہ صلوٰۃ اللیل ہے۔[29]

فائدہ: اسی صلوٰۃ اللیل کی ایک قسم تہجد ہے کہ عشاء کے بعد رات میں سو کر اُٹھیں اور نوافل پڑھیں۔ سونے سے قبل جو کچھ پڑھیں وہ تہجد نہیں۔[30] (ردالمحتار)

مسئلہ: تہجد نفل کا نام ہے اگر کوئی عشاء کے بعد سو رہا تھا پھر اُٹھ کر قضا پڑھی تو اُس کو تہجد نہ کہیں گے۔[31] (ردالمحتار)

مسئلہ: کم سے کم تہجد کی دو رکعتیں ہیں اور حضور اکرم ﷺ سے آٹھ ثابت ہیں۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص رات میں بیدار ہوا اور اپنی اہلیہ کو جگائے پھر دونوں دو رکعت پڑھیں تو کثرت سے یاد کرنے والوں میں لکھے جائیں گے اس حدیث کو نسائی و ابن ماجہ اپنی سنن میں اور ابن حبان اپنی صحیح میں اور حاکم نے مستدرک میں روایت کیا اور منذری نے کہا یہ حدیث بر شرط شیخین صحیح ہے۔[32] (ردالمحتار)

---

24) (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص674، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

25) (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص674، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

26) (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص675، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

27) حوالہ مذکورہ

28) (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص677، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

29) حوالہ مذکورہ

30) حوالہ مذکورہ

31) حوالہ مذکورہ

32) (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، ص678، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

مسئلہ: جو شخص دو تہائی رات سونا چاہے اور ایک تہائی عبادت کرے اس سے افضل یہ ہے کہ پہلی اور پچھلی تہائی میں سوئے اور بیچ کی تہائی میں عبادت کرے اور اگر نصف شب میں سونا چاہتا ہے اور نصف میں جاگنا تو پچھلی صف میں عبادت افضل ہے کہ صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور سرورِ کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت ہر رات میں جب پچھلی تہائی باقی رہتی ہے آسمانِ دنیا پر تجلی خاص فرماتا ہے اور فرماتا ہے "ہے کوئی دعا کرنے والا کہ اُس کی دعا قبول کروں ہے کوئی مانگنے والا کہ اُسے دوں ہے کوئی مغفرت چاہنے والا کہ اُس کی بخشش کر دوں" اور سب سے بڑھ کر تو نمازِ داؤد ہے کہ بخاری و مسلم عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا سب نمازوں میں اللہ عزوجل کو زیادہ محبوب نماز داؤد ہے کہ آدھی رات کو سوتے اور تہائی رات عبادت کرتے پھر چھٹے حصہ میں سوتے۔[33]

مسئلہ: جو شخص تہجد کا عادی ہو بلاعذر اُسے چھوڑنا مکروہ ہے کہ صحیح بخاری و مسلم کی حدیث میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ارشاد فرمایا اے عبداللہ! تو فلاں کی طرح نہ ہونا کہ رات میں اُٹھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا نیز بخاری و مسلم وغیرہما میں ہے فرمایا کہ اعمال میں زیادہ پسندیدہ اللہ عزوجل کو وہ ہے جو ہمیشہ ہو اگرچہ تھوڑا ہو۔[34]

مسئلہ: عیدین اور پندرہویں شعبان کی راتوں اور رمضان کی اخیر دس راتوں اور ذی الحجہ کی پہلی دس راتوں میں شب بیداری مستحب ہے اکثر حصہ میں جاگنا بھی شب بیداری ہے۔[35] (دُرِ مختار)

مزید تفصیل احیاء العلوم ترجمہ فقیر اُویسی غفرلہ "انطاق المفہوم" میں پڑھئے۔

صلوٰۃ التسبیح: ابوداؤد اور ترمذی و ابن خزیمہ میں ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے چچا کیا میں تم کو عطا نہ کروں کیا میں تم کو بخشش کا سامان نہ بتاؤں؟ کیا میں تمہارے ساتھ احسان نہ کروں دس خصلتیں ہیں کہ جب تم کرو تو اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اگلا، پچھلا، پرانا، نیا جو بھول کر کیا اور جو قصداً کیا، چھوٹا اور بڑا، پوشیدہ اور ظاہر اس کے بعد صلوٰۃ التسبیح کی ترکیب تعلیم فرمائی پھر فرمایا کہ اگر تم سے ہو سکے تو ہر روز ایک بار پڑھو تو کرو اور روز نہ پڑھو تو ہر جمعہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو ہر مہینہ میں ایک بار اور یہ بھی نہ کرو تو سال میں ایک بار یہ بھی نہ تو عمر میں ایک بار اور اس کی ترکیب ہمارے طور پر وہ ہے جو سنن ترمذی شریف میں بروایت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مذکور ہے۔ فرماتے ہیں کہ "اَللّٰهُ اَكْبَرْ" کہہ کر "سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلا اِلٰهَ غَيْرُكَ" پھر یہ پڑھے "سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرْ" پندرہ بار پھر اعوذ باللہ اور بسم اللہ اور الحمد للہ اور سورت پڑھ کر دس بار یہی تسبیح پڑھے پھر رکوع کرے اور رکوع میں دس بار پڑھے پھر سجدہ سے سر اُٹھا کر دس بار پڑھے پھر سجدہ کو جائے اور اس میں دس مرتبہ پڑھے۔ یوں ہی چار رکعت پڑھے ہر رکعت میں 75 (پچھتر) بار تسبیح پڑھے اور چاروں رکعتوں میں تین سو ہوئیں اور رکوع و سجود میں "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم، سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہنے کے بعد تسبیحات پڑھے۔[36] (غنیہ وغیرہا)

---

[33] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائل نماز کا بیان، ص 678، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[34] حوالہ مذکورہ

[35] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائل نماز کا بیان، ص 679، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[36] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائل نماز کا بیان، صلوۃ التسبیح، ص 683، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

فائدہ: اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے بعض محققین فرماتے ہیں کہ اس کی بزرگی سن کر کوئی ترک نہ کرے گا مگر دین میں سستی کرنے والا۔

(مسائل فقیہہ)

مسئلہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ کو معلوم ہے کہ اس نماز میں کون سی سورت پڑھی جائے۔ فرمایا: سورہ تکاثر، والعصر اور قل یاایھا الکفرون اور قل ھو اللہ اور بعض نے کہا سورہ حدید اور حشر اور تغابن۔[37] (ردالمحتار)

مسئلہ: اگر اس نماز میں کسی غلطی کے باعث سجدہ سہو واجب ہو تو سجدے کرے اور ان دونوں میں یہ تسبیح نہ پڑھے۔ اور اگر کسی جگہ بھول کر دس بار سے کم پڑھیں تو بہتر یہ ہے کہ اس کے بعد جو دوسرا موقع تسبیح پڑھنے کا آئے وہیں پڑھ لے تاکہ وہ مقدار پوری ہو جائے اور رکوع میں بھولا تو اسے سجدے ہی میں کہے نہ کہ قومہ میں کہ قومہ کی مقدار تھوڑی ہوتی ہے اور پہلے سجدے میں بھولے تو دوسرے میں کہے جلسہ میں نہیں۔[38] (ردالمحتار)

مسئلہ: تسبیح انگلیوں پر نہ گنے بلکہ ہو سکے تو دل میں شمار کرے ورنہ انگلیاں دبا کر۔[39]

مسئلہ: ہر وقت غیر مکروہ وقت میں یہ نماز پڑھ سکتا ہے اور بہتر یہ کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔[40] (عالمگیری، ردالمحتار)

مسئلہ: ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اس نماز میں سلام سے پہلے یہ دعا پڑھے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ تَوۡفِیۡقَ اَھۡلِ الھُدٰی وَاَعۡمَالَ اَھۡلِ الۡیَقِیۡنِ وَمُنَاصَحَۃَ اَھۡلِ التَّوۡبَۃِ وَعَزۡمَ اَھۡلِ الصَّبۡرِ وَجِدَّ اَھۡلِ الۡخَشۡیَۃِ وَطَلَبَ اَھۡلِ الرَّغۡبَۃِ وَتَعَبُّدَ اَھۡلِ الۡوَرَعِ وَعِرۡفَانَ اَھۡلِ الۡعِلۡمِ حَتّٰی اَخَافَکَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡأَلُکَ مَخَافَۃً تَحۡجُزُنِیۡ عَنۡ مَعَاصِیۡکَ حَتّٰی اَعۡمَلَ بِطَاعَتِکَ عَمَلاً اَسۡتَحِقُّ بِہٖ رِضَاکَ وَحَتّٰی اُنَاصِحَکَ بِالتَّوۡبَۃِ خَوۡفًا مِّنۡکَ وَحَتّٰی اُخۡلِصَ لَکَ النَّصِیۡحَۃَ حُبًّا لَّکَ وَحَتّٰی اَتَوَکَّلَ عَلَیۡکَ فِیۡ الۡاُمُوۡرِ حُسۡنَ ظَنٍّ م بِکَ سُبۡحٰنَ خَالِقِ النُّوۡرِ.[41]

نمازِ حاجت: اگرچہ نمازِ حاجت ہمارے موضوع میں داخل نہیں لیکن عوام بلکہ خواص کو اس کی ضرورت رہتی ہے اسی لئے اسے درج کیا جا رہا ہے۔

ابوداؤد و حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ جب حضور اکرم ﷺ کو کوئی امر اہم پیش ہوتا تو نماز پڑھتے اس کے لئے دو رکعت یا چار پڑھے۔ حدیث شریف میں ہے کہ پہلی رکعت میں سورہ فاتحہ اور تین بار آیۃ الکرسی پڑھے اور باقی تین رکعتوں میں سورہ فاتحہ اور قل ھو اللہ اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ایک ایک بار پڑھے تو یہ ایسی ہیں جیسی شب قدر میں چار رکعتیں پڑھیں۔ مشائخ فرماتے ہیں کہ ہم نے یہ نماز پڑھی اور ہماری حاجتیں پوری ہوئیں۔ ایک حدیث میں ہے جس کو ترمذی و ابن

---

37) (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، صلوۃ التسبیح، ص684، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

38) حوالہ مذکورہ

39) حوالہ مذکورہ

40) حوالہ مذکورہ

41) (ردالمحتار علی الدر المختار، کتاب الصلاۃ، باب الوتر والنوافل، 28/2، دار الکتب العلمیۃ) بحوالہ مذکورہ

ماجہ نے عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں جس کی کوئی حاجت اللہ کی طرف ہو یا کسی بنی آدم کی طرف تو اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ عزوجل کی ثناء کرے اور نبی پاک ﷺ پر درود بھیجے پھر یہ پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَّا تَدَعْ لِيْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ . [42]

ترمذی بافادہ تحسین و صحیح ابن ماجہ وطبرانی وغیرہم عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک نابیناصاحب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے عافیت دے ارشاد فرمایا اگر تو چاہے تو دعا کروں اور چاہے صبر کر اور یہ تیرے لئے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کی حضور دعا کریں انہوں نے حکم فرمایا کہ وضو کرو اور اچھا وضو کرو اور دو رکعت نماز پڑھ کر یہ دعا پڑھو:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْأَلُكَ وَاَتَوَسَّلُ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَّبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰى رَبِّيْ فِيْ حَاجَتِيْ هٰذِهٖ لِتُقْضٰى لِيْ اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ . [43]

(سنن الترمذی، کتاب الدّعوات، باب (119) بعد باب فی دعاء الضّیف، برقم:3578، 4/407۔ أیضاً سُنَن ابن ماجۃ، کتاب إقامۃ الصّلاۃ و السّنّۃ فیھا، باب ما جاء فی صلاۃ الحاجۃ، برقم:1185، 1/172۔ أیضاً صحیح ابن خزیمۃ، کتاب الصّلاۃ، جماع أبواب التّطوّع غیر ماتقدم، باب صلاۃ الترغیب و الترھیب، برقم:1219، 1/203۔ أیضاً السُّنَن الکبری، للنّسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، ذکر حدیث عثمان بن حنیف، برقم:، 10494، 10495، 6/168، 169۔ أیضاً عمل الیوم واللیلۃ، للنسائی، ذکر حدیث عثمان بن حُنَیف، برقم:664، ص204، 205۔ أیضاً المسند للإمام أحمد، 4/138۔ أیضاً مشکاۃ المصابیح، کتاب الدّعوات، باب جامع الدّعاء، الفصل الثالث، برقم:6495، 1۔2/464، 465۔ أیضاً لواقح الأنوار القدسۃ، للشعرانی، برقم:56، 82-)

یعنی الٰہی میں تجھ سے مانگتا اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں تیرے نبی محمد ﷺ کے وسیلہ سے جو مہربانی کے نبی ہیں یا رسول اللہ میں حضور ﷺ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اپنی اس حاجت میں توجہ کرتا ہوں تاکہ میری حاجت روا ہو، الٰہی انہیں میرا شفیع کر اِن کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما۔

عثمان بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں خدا کی قسم ہم اُٹھنے بھی نہ پائے تھے باتیں ہی کر رہے تھے کہ وہ ہمارے پاس آئے گویا کبھی اندھے تھے ہی نہیں نیز قضائے حاجت کے لئے ایک مجرب نماز جو علماء ہمیشہ سے پڑھتے آئے یہ ہیں کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مزار پر جاکر دو رکعت نماز پڑھے اور امام کے وسیلہ سے اللہ عزوجل سے سوال کرے امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ میں ایسا کرتا ہوں تو بہت جلد میری حاجت پوری ہو جاتی ہے۔[44] (خیرات الحسان)

---

[42] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائل نماز کا بیان، نمازِ حاجت، ص685، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[43] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائل نماز کا بیان، نمازِ حاجت، ص686و 685، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

[44] (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائل نماز کا بیان، نمازِ حاجت، ص686، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

نیز اس کے لئے ایک مجرب (آزمایاہوا) نماز اور ہے جس کا نام صلوٰۃ الاسرار ہے اور نمازِ غوثیہ کے نام سے بھی مشہور ہے اس کی بہترین تحقیق و تفصیل اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تصنیف "انہار الانوار" میں ہے۔[45]

نماز میں آمین کہنا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو اس لئے کہ اس وقت ملائکہ آمین کہتے ہیں جس کی آمین ملائکہ کی آمین کے موافق (یکساں) ہوئی اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[46]

فائدہ: نماز میں آمین کو آہستہ کہنا چاہیے یا جہر (بلند آواز) سے؟

احناف کے نزدیک امام کے پیچھے مقتدی آمین آہستہ کہے یہ افضل ہے اور امام شافعی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے جہر سے کہنا مستحب فرمایا ہے اور غیر مقلدین انہی کے ادھار کھاتہ میں ہیں۔ فقیر کا اس مسئلہ کی تحقیق میں رسالہ ہے "آمین آہستہ کہنا"۔

معوذ تین وفاتحہ واخلاص بعدالجمعہ: حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا:

من قرأ إذا سلم الإمام يوم الجمعة قبل أن يثني رجليه فاتحة الكتاب و(قل هو الله أحد) و(قل أعوذ برب الفلق) و(قل أعوذ برب الناس) سبعا سبعا غفر له ما تقدم من ذنبه وما تأخر وأعطى من الأجر بعدد كل من آمن بالله واليوم الآخر (في اسناده ضعيف شديد)[47]

یعنی جس نے جمعہ کی نماز میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد پاؤں پھیلانے سے پہلے یعنی فارغ ہوتے ہی سورہ فاتحہ، قل ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور سورہ الناس سات سات بار پڑھے اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے اور تمام اہلِ ایمان کی گنتی کے برابر اسے ثواب ملے گا۔

فائدہ: مصنف ابن ابی شیبہ میں ہے:

مَنْ قَرَأَ بَعْدَ صَلَاةِ الْجُمُعَةِ (قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ) وَ(قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ) سَبْعَ مَرَّاتٍ أَعَاذَهُ اللَّهُ بِهَا مِنَ السُّوءِ إِلَى الْجُمُعَةِ الْأُخْرَى[48]

یعنی جس نے نمازِ جمعہ کے بعد فاتحہ واخلاص و معوذ تین پڑھی اس کی آئندہ جمعہ تک حفاظت رہے گی۔

فائدہ: ابوعبید نے بھی اس طرح روایت کی اس میں فاتحہ کا ذکر نہیں اور ساتھ ہی یہ فرمایا کہ

حفظ أو كفى من مجلسه ذلک إلى مثله[49]

یعنی وہ محفوظ ہو گیا اسی طرح کی اگلی مجلس (جمعہ) تک۔

فائدہ: سورتوں کے فضائل میں فقیر کا رسالہ ہے اس کے مطالعہ سے مذکورہ بالا سورتوں کے فضائل بھی معلوم ہو جائیں گے۔

---

45) (بہارِ شریعت، حصّہ چہارم، بقیہ مسائلِ نماز کا بیان، صلاۃ الاسرار، ص686، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی)

46) (صحيح البخاري، كتاب الدعوات، باب التأمين، 85/8، الحديث: 6402، دار طوق النجاة، 1422هـ)

(مختصر صحيح مسلم، باب التحميد والتأمين، 81/1، الحديث: 284، المكتب الإسلامي، بيروت–لبنان، الطبعة: السادسة، 1407 هـ 1987 م)

47) (فيض القدير، 265/6، الحديث: 9855، دار الكتب العلمية بيروت)

48) (فيض القدير شرح الجامع الصغير، 203/6، الحديث: 6954، دار المعرفة بيروت، لبنان)

49) (فضائل القرآن لأبي عبيد، باب فضل المعوذتين وما جاء فيهما، الحديث: 7-74، ص146، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

روزہ رمضان: سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ قیامِ رمضان کے متعلق ہمیں تاکید فرماتے سوائے اس کے کہ عزیمت (سخت حکم) کے طور پر نہیں فرماتے اور فرماتے:

مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا، فَإِنَّهُ يُغْفَرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ (50)

یعنی جو رمضان میں ایمان کے ساتھ ثواب کی خاطر قیام کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیتا ہے۔

مزید فضائل: روزہ رمضان کی احادیث مبارکہ میں بے شمار فضائل و فوائد ہیں تبرکاً چند فضائل از روح البیان ملاحظہ ہوں۔

احادیث مبارکہ: حدیث شریف میں ہے کہ جس نے تین چیزوں کی حفاظت کی وہ یقیناً ولی اللہ ہے اور جو ان تینوں کو ضائع کر دیتا ہے یقین جانو وہ اللہ کا دشمن ہے۔ (1) نماز (2) روزہ (3) جنابت کا غسل

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کی تمام بہشتیں چار آدمیوں کی مشتاق رہتی ہیں۔

(1) رمضان کے روزے رکھنے والے کے لئے (2) قرآنِ پاک کی تلاوت کرنے والے کے لئے

(3) زبان کی حفاظت کرنے والے کے لئے (4) بھوکے ہمسایوں کو کھانا کھلانے والے کے لئے (51)

فائدہ: اللہ تعالیٰ اپنے اس بندے کے تمام گناہ بخش دیتا ہے جو روزہ افطار کراتا ہے خواہ اس نے وہ گناہ پاؤں سے چل کر کئے یا ہاتھوں یا آنکھوں سے کئے اور کانوں سے سنے اور زبان سے کئے یا اس کے قلب سے صادر ہوئے۔

حدیث میں ہے کہ جب قیامت میں اللہ تعالیٰ اہل قبور کو قبروں سے اُٹھنے کا حکم دے گا تو اللہ تعالیٰ ملائکہ کو فرمائے گا کہ اے رضوان میرے روزے داروں کو آگے چل کر ملو کیونکہ وہ میری خاطر بھوکے پیاسے رہے اب تم بہشت کی خواہشات کی تمام اشیاء لے کر ان کے پاس پہنچ جاؤ اس کے بعد وہ رضوان زور سے پکار پکار کر کہے گا اے جنت کے غِلمان (خادمین) وولدان (52) نور کے بڑے بڑے تھال لاؤ اس کے سامنے دنیا کے ریت کے قطرات اور بارش کی بوندوں کے اور آسمان کے ستاروں اور درختوں کے پتوں کے برابر میوہ جات اور کھانے پینے کی لذیذ اشیاء جمع کر کے روزہ داروں کے سامنے رکھ دی جائیں گی اور ان سے کہا جائے گا جتنا مرضی کھاؤ پیو یہ ان روزوں کی جزا ہے جو تم نے دنیا میں رکھے۔ (53)

ایک عجیب الخلقت فرشتہ: حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شب معراج میں سدرۃ المنتہیٰ پر ایک فرشتہ دیکھا جسے میں نے اس سے قبل نہیں دیکھا تھا اس کے طول و عرض (لمبائی و چوڑائی) کی مسافت لاکھ سال کے برابر تھی اس کے ستر ہزار سَر تھے اور ہر سَر میں ستر ہزار منہ اور ہر منہ میں ستر ہزار زبانیں اور ہر سر پر ستر ہزار نورانی چوٹی تھی اور ہر چوٹی کے سر پر بال میں لاکھ لاکھ موتی لٹکے ہوئے ہر ایک موتی کے پیٹ پر لکھا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور اس فرشتے نے اپنا سر ہاتھ پر رکھا ہے اور دوسرا ہاتھ اس کی پیٹھ پر ہے اور وہ خطیرۃ القدس یعنی بہشت میں ہے جب وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھتا ہے تو اس کی خوش آوازی سے خوش

---

50) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، 164/15، الحديث 9288، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

51) (روح البيان، البقرة: 294/185.1، دار الفكر بيروت)

52) یہ اہل جنت کے خادم ہیں اور یہ انسان یا جن یا فرشتے نہیں ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ نے اہل جنت کی خدمت کے لئے مستقل پیدا کیا ہے اور یہ ہمیشہ ایک ہی عمر کے یعنی بچے ہی رہیں گے۔ اس لیے انہیں "الولدان المخلدون" کہا جاتا ہے۔ سب سے کم درجہ کے جنتی کو دس ہزار ولدان مخلدون عطا ہوں گے۔

53) (روح البيان، البقرة: 294/185.1، دار الفكر بيروت)

ہو کر عرشِ الٰہی کانپ جاتاہے میں نے جبریل علیہ السلام سے ان کے متعلق پوچھا تو انہوں نے عرض کیا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جسے اللہ عزوجل نے آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا پھر میں نے کہا اس کی لمبائی چوڑائی کہاں سے کہاں تک ہے؟ انہوں نے کہا اللہ تعالیٰ نے بہشت میں ایک چراگاہ بنائی ہے اور یہ اسی میں رہتاہے اس جگہ کو اللہ عزوجل نے حکم دیاہے کہ وہ آپ کے اور آپ کی امت کے ہر اُس شخص کے لئے تسبیح پڑھے جو روزہ رکھتے ہیں۔ حضوراکرم ﷺ نے اُس فرشتے کے آگے دو صندوق دیکھے اور ہر صندوق پر ہزار نورانی تالے تھے میں نے پوچھا اے جبرائیل (علیہ السلام) یہ کیاہے؟ انہوں نے کہا اس فرشتے سے پوچھئے میں نے اس سے پوچھا یہ صندوقیں کیسی ہیں اس نے کہا کہ اس میں آپ کی روزہ والی امت کی براءت کا ذکر ہے آپ کو اور آپ کی امت کے روزہ رکھنے والوں کو مبارک ہو۔[54]

فضائلِ رمضان: حضوراکرم ﷺ رمضان المبارک کی تشریف آوری سے اپنے صحابہ کرام کو خوشخبری سناتے ہوئے فرماتے تمہارے ہاں ماہ رمضان آیا اور یہ ماہ بہت بڑی برکت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارے اوپر اس کے روزے فرض فرمائے ہیں اور اس ماہ میں آسمان کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو باندھ دیا جاتاہے اور اس ماہ میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار ماہ سے افضل ہے جو اس کی برکت سے محروم رہ گیا اس جیسا محروم دنیا میں نہیں ہو گا۔[55]

فائدہ: بعض لوگوں نے اس حدیث سے مسئلہ استنباط (نتیجہ اخذ کرنا) کیاہے کہ خوشی کے وقت ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرنا ثابت ہے کہ بعض مقامات پر رواج ہے کہ رمضان المبارک کی تشریف آوری کے وقت ایک دوسرے کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ مقاصد حسنہ میں لکھتے ہیں کہ مہینوں اور عیدوں کی آمد پر مبارک باد پیش کرنا لوگوں کی عادت ہے کوئی مسئلہ نہیں۔[56] (ہاں مباح ہے۔)

مرفوع حدیث میں ہے کہ ہمسایہ کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اس کی خوشی کے موقع پر مبارک باد پیش کرو اور اس کے غم کے وقت اس کے پاس تعزیت کے لئے جاؤ۔[57]

نوٹ: مسئلہ مبارک بادی پر فقیر کا رسالہ پڑھئے "شادی پر مبارک بادی"۔

قیام لیلۃ القدر: اس شب یعنی لیلۃ القدر (27ویں رمضان) کے بے شمار فضائل ہیں جو ہمارے موضوع میں شامل ہے۔ وہ یہ حدیث ہے: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: "لَيْلَةُ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْبَوَاقِي مَنْ قَامَهُنَّ

---

54) (روح البيان، البقرة: 185إلي 189، 294/1، دار الفكر بيروت)

55) (شعب الإيمان للبيهقي، باب في الصيام ، فضائل شهر رمضان، 218/5 ، الحديث: 3328، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2003م)

56) (روح البيان، البقرة: 185إلي 189، 294/1، دار الفكر بيروت)

57) (روح البيان، البقرة: 185إلي 189، 294/1، دار الفكر بيروت)

ابْتِغَاءَ حِسْبَتِهِنَّ، فَإِنَّ اللهَ يَغْفِرُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ، وَمَا تَأَخَّرَ، وَهِيَ لَيْلَةُ وِتْرٍ تِسْعٍ أَوْ سَبْعٍ أَوْ خَامِسَةٍ أَوْ ثَالِثَةٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ [58]

یعنی عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر رمضان کے آخری عشرہ میں ہے جو ان میں ثواب کی خاطر قیام کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف فرمائے گا اور لیلۃ القدر طاق راتوں میں ہے 21، 23، 25، 27، 29 یا آخری رات رمضان۔

عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّهُ قَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ، أَخْبِرْنَا عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: "هِيَ فِي رَمَضَانَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ؛ فَإِنَّهَا وِتْرٌ: فِي إِحْدَى وَعِشْرِينَ، أَوْ ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ خَمْسٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ تِسْعٍ وَعِشْرِينَ، أَوْ فِي آخِرِ لَيْلَةٍ، فَمَنْ قَامَهَا إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ" [59]

یعنی حضرت عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے لیلۃ القدر کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ یہ رمضان میں ہے۔ اس کی آخری راتوں میں ہے اور طاق راتوں میں ہے 21، 23، 25، 27، 29 یا آخری رات رمضان جو ان راتوں میں ثواب کی خاطر قیام کرتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

یومِ عرفہ کا روزہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے عرفہ (نویں ذوالحجہ) کا روزہ رکھا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[60] (ابو سعید النقاش فی آمالیۃ)

تائید: مسلم شریف میں ہے کہ اس روزہ سے گذشتہ اور آنے والے سال کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔[61]

فائدہ: موسم حج میں حاجی کو یہ روزہ مشکل پڑ جائے گا اس کے لئے بہتر ہے کہ یہ روزہ نہ رکھے ہاں اگر سہولت میسر ہے تو حرج نہیں۔

حج و عمرہ: سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے مسجد اقصیٰ سے مسجد حرام تک حج یا عمرہ کا احرام باندھا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے یا اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔[62]

(ابو داؤد فی السنن)

---

58) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، 425/37، الحديث 22765، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

59) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، 406/37، الحديث 22741، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

60) (المقالات المسفرة عن دلائل المغفرة، صيام يوم عرفة، 200/1، بحث منشور في مجلة آفاق الثقافة والتراث، جمادي الآخر، 1427 هـ)

(تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، 85/1، الحديث: 194، المكتبة التجارية الكبرى – مصر، عام النشر: 1389 1969 هـ)

61) (صحيح مسلم، كتاب الصيام، باب استحباب صيام ثلاثة أيام من كل شهر وصوم يوم عرفة وعاشوراء والاثنين والخميس، 820/2، الحديث: (1162)-1977، دار إحياء الكتب العربية

62) (سنن أبي داود، كتاب الصلاة، باب في المواقيت، 143/2، الحديث: 1741، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

فائدہ: امام بیہقی نے ''وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ''[63] سے روایت کیا یعنی اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے اور اس کے لئے جنت واجب ہو گئی۔

حج: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر جو حج کرتا ہے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور جس کے لئے وہ دعا مانگے اس کی دعا اس کے لئے قبول ہو گی۔[64]

(ابو نعیم فی الحلیہ)

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو حج کے لئے گھر سے نکلتا ہے اس کے لئے اللہ عزوجل کے ہاں اجر ثابت ہو گیا اگر نہ مرا اور مناسکِ حج ادا کئے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کا ایک درہم کا خرچ لاکھ کے برابر ہو گا۔[65]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے حج کے مناسک (ارکان) ادا کئے اور مسلمان اس کی زبان وہاتھ کے ایذا سے محفوظ رہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے جائیں گے۔[66]

حضرت قاضی عیاض رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شفاء شریف میں بیان کیا کہ جس نے مقامِ ابراہیم علیہ السلام کے پیچھے دو رکعت ادا کیں تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے جائیں گے اور قیامت میں اہل ایمان کے ساتھ اُٹھایا جائے گا۔[67]

فائدہ: حج وعمرہ پر بے شمار کتب موجود ہیں فقیر کی تصنیف ''حج کا ساتھی'' پڑھیں۔

کعبہ پر نگاہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کعبہ کو ایمان کے ساتھ ثواب کے ارادہ پر دیکھا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور قیامت میں اسے اللہ عزوجل امن والوں کے ساتھ اُٹھائے گا۔[68] (رواہ الحسن البصرہ فی رسالۃ راحۃ القلوب صفحہ ٦٦)

فائدہ: شفاء السقام میں ہے کہ جب کوئی مکہ شریف حج کے لئے محض اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر آیا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں جب کعبہ کو ایمان سے ثواب کی خاطر دیکھا تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں یوں جس نے بیت اللہ کا طواف کیا یونہی جس نے مقامِ ابراہیم کے پیچھے دوگانہ پڑھا اسے مغفرت در مغفرت کی نوید ہے اور یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے عطا کرے۔

---

63) (شعب الإيمان للبيهقي، كتاب المناسك، فصل في الإحرام والتلبية ورفع الصوت بها ، 473/5، الحديث: 3737، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2003 م)

64) (تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، 85/1، الحديث:194، المكتبة التجارية الكبرى – مصر ، عام النشر: 1389 هـ 1969 م)

65) الفاظ تھوڑے مختلف ہیں۔

(مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب المناسك، الفصل الثاني، 1750/5، الحديث:2525، دار الفكر ، بيروت – لبنان ،الطبعة: الأولى، 1422هـ 2002م)

66) (تنوير الحوالك شرح موطأ مالك، 85/1، الحديث:194، المكتبة التجارية الكبرى – مصر ، عام النشر: 1389 1969 هـ)

67) (الشفا بتعريف حقوق المصطفى، الفصل التاسع حكم زيارة قبره صلى الله عليه وسلم وفضيلة من زاره وسلم عليه وكيف يسلم عليه، 220/1، دار الفيحاء – عمان، الطبعة: الثانية 1407 هـ)

68) (حاشية العلامة ابن حجر الهيتمي على شرح الإيضاح في مناسك الحج للإمام النووي، الباب الخامس: في المقام بمكة وطواف الوداع ، ص502، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

سورۃ الحشر کی آخری آیات: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے سورہ حشر کا آخر پڑھا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔[69] (ابو اسحاق ثعلبی فی تفسیرہ)

خواص القرآن میں فقیر نے سورتوں اور آیتوں کے فضائل لکھے ہیں ان آیات کے فضائل وخواص فقیر کی اسی تصنیف میں دیکھئے۔

اولاد کی تعلیم وتربیت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن پڑھایا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ اور جس نے اپنے بیٹے کو قرآن کا علم پڑھایا تو جب اس کا بیٹا ایک آیت پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے باپ کا درجہ بلند کرے گا یہاں تک کہ آخر قرآن تک اس کے درجات بلند ہوں گے۔[70]

فائدہ: اولاد کی تربیت دورِ حاضرہ میں بالخصوص بہت زیادہ ضروری ہے اس میں آخرت کا بہترین سرمایہ ہے فقیر کی تصنیف "نفع العباد فی تربیۃ الاولاد" کا مطالعہ فرمایئے۔

تسبیح و تہلیل وتکبیر: حضرت امِ ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا روزوں اور نماز و صدقہ کی کثرت کرتی تھیں۔ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے تو انہوں نے اپنی کمزوری کی شکایت کی آپ نے فرمایا تجھے ایسا عمل بتاؤں گا جو اس کا بدلہ ہوگا فرمایا کہ ایک سو بار تسبیح (سبحان اللہ) پڑھا کرو یہ ایک غلام کے آزاد کرنے کے برابر ہے اور الحمد للہ سو بار پڑھا کرو یہ سو اُونٹ قربان کرنے کے برابر ہے اور اللہ اکبر سو بار پڑھا کرو اس سے اللہ تعالیٰ تمہارے اگلے پچھلے تمام گناہ بخش دے گا۔[71]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے دریا کی چالیس موجوں میں اللہ اکبر کہا اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے گئے اور وہ موجیں اس کے گناہ گرادیں گی۔[72]

فائدہ: مذکورہ بالا کلمات کے بے شمار فضائل احادیث میں مذکور ہیں۔ اس پر بھی متعدد تصانیف اسلاف نے لکھی ہیں۔ فقیر کی تصنیف "فضائل ذکر" بھی مفید ہے اس کا مطالعہ فرمایئے۔

راستہ وغیرہ سے کانٹے اور ڈھیلے وغیرہ ہٹانا: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص نے مسلمانوں کے راستہ سے کانٹے دار ٹہنی ہٹائی تو اللہ تعالیٰ نے اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے۔[73] (رواہ ابن حبان)

---

[69] (الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة لإبن حجر، من كتاب الأذكار و القراءة، ص60، دار ماجد عسيري)

[70] (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، كتاب التفسير، باب فيمن علم ولده القرآن، 165/7، الحديث: 11671 مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414هـ، 1994م)

[71] (المستدرك على الصحيحين، كتاب الدعاء والتكبير والتهليل والتسبيح والذكر، 695/1، الحديث: 1895، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1411هـ 1990م)

[72] (بشارة المحبوب بتكفير الذنوب، الخوف من الله باب من أبواب المغفرة، ص57، مكتبة القرآن، القاهرة)

[73] (صحيح ابن حبان، كتاب البر والإحسان، ذكر رجاء الغفران لمن نحى الأذى عن طريق المسلمين، 294/2، الحديث: 536، مؤسسة الرسالة – بيروت، الطبعة: الثانية، 1414هـ 1993م)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک جگہ پر ایک درخت تھا جو لوگوں کو اذیت پہنچاتا تھا ایک شخص آیا اس نے اسے لوگوں کے راستہ سے ہٹا دیا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے اس شخص کو بہشت میں اس درخت کے نیچے ٹہلتا دیکھا۔[74] (رواہ احمد وابو یعلی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص راستہ پر چل رہا تھا دیکھا کہ راستہ پر کانٹے دار ٹہنی پڑی ہے کہا کہ میں اسے اس ارادہ سے ہٹاتا ہوں تاکہ بخشا جاؤں اسے ہٹایا تو اللہ تعالیٰ نے اس کی وجہ سے بخش کر اسے جنت میں داخل فرمایا۔[75] (رواہ احمد، راحت القلوب، صفحہ 80)

نابینا کی اعانت: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جو نابینا کو چالیس قدم لے کر چلے (اس نابینا کے مقصد کے لئے) اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کئے جائیں گے۔[76] (رواہ ابوداؤد رواہ ثقات)

(تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر ج ۸ ۴ ص ۳)

فائدہ: نابیناؤں کے فضائل و مسائل پر فقیر کی تصنیف "باکمال نابینے" پڑھئے۔

مسلمان کی اعانت: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مسلمان بھائی کی حاجت روائی کے لئے کوشش کرتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اس کے لئے دو براءتیں لکھ دی جاتی ہیں:

(1) نار سے براءت (2) نفاق سے براءت[77]

فائدہ: مسلمان بھائی کی امداد و اعانت کے بے شمار فضائل ہیں۔ احیاء العلوم شریف اور کیمیائے سعادت کا مطالعہ کیجئے دونوں کے فقیر کے ترجمے مشہور ہیں۔ (1) انطاق المفہوم (2) شاہراہ ہدایت

مصافحہ کے فضائل: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نہیں کوئی دو مسلمان جو آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں اور نبی کریم ﷺ پر درود بھیجیں مگر یہ کہ جدا نہیں ہوتے یہاں تک کہ ان کے اگلے پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔[78] (ابن حبان)

فائدہ: مصافحہ و معانقہ کے بیان میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا رسالہ خوب ہے اس کا مطالعہ کیجئے۔

---

[74] (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند أنس بن مالك، 99/21، الحديث: 13410، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)
(مسند أبي يعلى، 392/5، الحديث: 3058، دار المأمون للتراث – دمشق، الطبعة: الأولى، 1404 هـ 1984م)

[75] صحاحِ ستہ و دیگر مشہور احادیث کی کتب میں موجود ہے۔ مصنف علیہ الرحمۃ نے چونکہ مسند احمد کا حوالہ دیا ہے اس لئے ہم مسند احمد کا حوالہ پیش کر رہے ہیں۔
(مسند الإمام أحمد بن حنبل، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 207/14، الحديث: 8520، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

[76] (شعب الإيمان للبيهقي، باب في التعاون على البر والتقوى، 96/10، الحديث: 7221، مكتبة الرشد للنشر والتوزيع بالرياض بالتعاون مع الدار السلفية ببومباي بالهند، الطبعة: الأولى، 1423 هـ 2003 م)

[77] (مكاشفة القلوب المقرب إلى علام الغيوب، الباب الحادي والستون، في قضاء حاجة أخيه المسلم، ص254، دار القلم بيروت، لبنان)

[78] (كنز العمال، كتاب الصحبت من قسم الأقوال، المصافحة والمعانقة من الإكمال، 134/9، الحديث: 25364، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

کھانے کے بعد دعا: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو طعام کھا کر یہ دعا پڑھے، الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا الطَّعَامَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ [79] (سنن ابی داؤد، جلد4، صفحہ 42، حدیث 4023، مطبوعہ بیروت)

یعنی تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جس نے مجھے یہ طعام کھلایا اور مجھے یہ طعام عطا فرمایا میری طاقت و قوت کے بغیر۔

فائدہ: کھانے کے بعد دعا سے رزق کی وسعت نصیب ہوتی ہے۔ اسی لئے مردِ مومن پر لازم ہے کہ اس دعا کو نہ بھولے اور ضروری نہیں کہ عربی میں یا مذکورہ بالا دعا مانگے جو دعا بھی مانگے جس بولی میں دعا مانگے اللہ تعالیٰ سمیع الدعا ہے۔

نیا لباس پہننے پر حمد: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جس نے کپڑا پہن کر کہا: الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي هَذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ وَمَا تَأَخَّرَ [80] (سنن ابی داؤد، جلد4، صفحہ 42، حدیث 4023، مطبوعہ بیروت)

یعنی تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جس نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اور مجھے یہ عطا کیا جس میں نہ میری قوت کو دخل ہے نہ طاقت۔

جو یہ دعا پڑھے گا اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

نئے کپڑے پہننے پر دعاؤں کے مختلف الفاظ ہیں ان میں جو دعا بھی پڑھے جائز ہے۔

راحۃ القلوب میں لکھا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہن کر حضور اکرم ﷺ کی روایت بیان کی جو مذکورہ بالا روایت سے ملتی جلتی ہے۔ آخر میں فرمایا ان کپڑوں کو اپنے استعمال کے بعد جب پرانے ہوں تو وہ مسکین اور فقیر کو دے دے تو وہ اللہ تعالیٰ کے جوار (قرب) و ضمانت میں ہو جاتا ہے۔ [81]

(اسلام میں طویل العمر زندگی بسر کرنا یعنی بوڑھے مسلمان کے فضائل)

اس کے متعلق متعدد روایات ہیں چند احادیث فقیر یہاں عرض کرتا ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب انسان چالیس سال کا ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس سے تین بلائیں دور فرماتا ہے۔ (1) جنون (2) جذام (3) برص۔ [82]

اور جب پچاس سال تک پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر گناہ ہلکے کر دیتا ہے جب ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو اسے اپنی طرف رجوع کی توفیق بخشتا ہے۔ جب ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے ملائکہ محبت کرتے ہیں ایک اور روایت میں ہے کہ اس سے اہلِ سماء (آسمان) محبت

---

79) (سنن أبي داود، كتاب اللباس، 42/4، الحديث: 4023، المكتبة العصرية)

80) ایضاً

81) (كنز العمال، كتاب المعيشة والعادات، القسم الأول: الأكمال، 460/15، الحديث: 41833، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

82) (كنز العمال، كتاب الموت، القسم الأقوال: الباب الرابع في فضيلة طول العمر ولواحق الكتاب، الفصل الأول: الأكمال، 670/15، الحديث: 42664، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401ھ/1981م)

کرتے ہیں جب وہ اسی 80 سال کا سال ہو جاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور اس کا نام زمین پر اسیر اللہ (اللہ کا قیدی) رکھا جاتا ہے اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔

بغوی کی روایت میں ہے اللہ تعالیٰ اسے قیامت میں اس کے گھر والوں کے لئے شفیع بنائے گا۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب میرا بندہ چالیس برس کا ہو جاتا ہے تو میں اسے تین بلاؤں سے عافیت دیتا ہوں۔ جنون، جذام، برص۔ [83]

اور جب وہ پچاس سال کا ہو جاتا ہے تو اس کا حساب آسان کرونگا، جب وہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے تو میں اس کے دل میں رجوع الی اللہ کی محبت ڈال دیتا ہوں اور جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے تو اس سے ملائکہ کرام محبت کرتے ہیں، جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی نیکیاں لکھتا ہوں اور اس کی برائیاں مٹا دیتا ہوں، جب وہ نوے سال کا ہو جاتا ہے فرشتے کہتے ہیں کہ یہ زمین میں اسیر اللہ (اللہ کا قیدی) ہے اور اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی شفاعت کرے گا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بندہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے اور یہی انسان کی اصل عمر ہے تو اسے اللہ تعالیٰ تین بلاؤں سے امان دیتا ہے۔ جنون، جذام، برص۔ جب وہ پچاس سال کا ہو جاتا ہے اور یہی "الدہر" ہے اللہ تعالیٰ اس پر حساب آسان کرے گا اور جب بندہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے یہ قوت و طاقت کے انسان سے روگردانی کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی طرف سے ان امور کی طرف رجوع کراتا ہے جس سے وہ راضی ہوتا ہے جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے تو یہ "حقب" کا دور ہے تو اس سے ملائکہ کرام محبت کرتے ہیں جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے یہی خوف کا دور ہے تو اس کی نیکیاں ثبت کی جاتی ہیں اور گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں، جب نوے سال کا ہو جاتا ہے یہ "فقد" (گمشدگی) کا دور ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں اور وہ قیامت میں اپنے گھر والوں کی سفارش کرے گا اور آسمان والے اس کا (اسیر اللہ) نام رکھتے ہیں، جب وہ سو سال کا ہو جاتا ہے تو زمین پر اس کا نام "حبیب اللہ" رکھا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ کا حق ہے کہ وہ اپنے حبیب کو ایذا نہ دے۔ [84]

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی بوڑھا ایسا نہیں جس نے یہ زندگی اسلام میں چالیس سال گزاری مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے جنون، جذام، برص دفع فرمائے گا جب وہ پچاس سال کو پہنچتا ہے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ اس کا نرم حساب لے گا جب وہ ساٹھ سال کا ہو جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ اپنی طرف رجوع کی توفیق بخشتا ہے جب وہ ستر سال کا ہو جاتا ہے اس سے اللہ کے فرشتے محبت کرتے ہیں جب وہ اسی سال کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی نیکیاں قبول فرمالیتا ہے اور برائیوں سے درگذر

[83] (کنز العمال، کتاب الموت، القسم الأقوال: الباب الرابع: في فضيلة طول العمر ولواحق الكتاب، الفصل الأول: في فضيلة طول العمر، 664/15، الحديث: 42634، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[84] (کنز العمال، کتاب الموت، القسم الأقوال: الباب الرابع: في فضيلة طول العمر ولواحق الكتاب، الفصل الأول: في فضيلة طول العمر، 669/15، الحديث: 42661، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

فرماتا ہے جب نوے سال کا ہو جاتا ہے تو اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور زمین پر اللہ تعالیٰ کا قیدی اس کا نام رکھا جاتا ہے اور قیامت میں اس کے گھر والوں کے لئے اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔[85] (کتاب الزہد میں امام بیہقی نے روایت کیا۔)

ابو یعلی نے مرسلاً روایت کیا کہ جب تک بچہ بالغ نہیں ہوتا اس وقت تک اس کی نیکیاں اس کے والدین کے نام لکھی جاتی ہیں اور اس کی برائیاں نہیں لکھی جاتیں اور نہ ہی اس کے والدین کے نام اس کی برائیاں لکھی جاتی ہیں جب وہ بالغ ہوتا ہے تو پھر اس پر قلم کا اجراء ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ دو فرشتے مقرر فرماتا ہے جو اس کے ساتھ رہتے ہیں اور اس کی حفاظت کے ساتھ اس کی رہبری کرتے ہیں جب وہ چالیس سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی ترتیب وہ ہے جو اوپر کی روایات میں مذکور ہو چکی ہے۔[86]

فائدہ: اُوپر کی روایات کے شواہد ہیں۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو اس امت مصطفویہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں اسی 80 سال کا ہو جاتا ہے تو اس کی اللہ تعالیٰ کے ہاں پیشی نہ ہو گی اور نہ ہی اس سے حساب لیا جائے گا اور اسے کہا جائے گا جنت میں داخل ہو۔[87] (رواہ ابن حبان)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اَحۡسَنِ تَقۡوِیۡمٍ ۝ (پارہ 30، سورۃ التین، آیت 4) (**ترجمہ:** اچھی صورت پر بنایا۔) کی تفسیر میں فرمایا کہ انسان تخلیق میں سب سے زیادہ معتدل ہے ''ثُمَّ رَدَدۡنٰهُ اَسۡفَلَ سٰفِلِیۡنَ'' (پارہ 30، سورۃ التین، آیت 5) (**ترجمہ:** پھر اسے ہر نیچی سے نیچی سی حالت کی طرف پھیر دیا۔) سے مراد ہے کہ اسے رذیل ترین عمر کی طرف لوٹایا جاتا ہے اور غیر ممنون بھی غیر منقوص ہے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ جب مومن ارذل العمر تک پہنچتا ہے تو وہ نیک عمل جو جوانی میں کرتا تھا تو اسے اب ان اعمالِ صالحہ کا اجر دیا جائے گا جو جوانی اور صحت میں کرتا تھا اور اسے اب بڑھاپے میں بُرے کام اسے نقصان نہ دیں گے اور نہ ہی اس کی خطائیں لکھی جائیں گی۔[88] (اسناد صحیح)

فائدہ: متقدمین میں اس حدیث کی شہرت کی دلیل وہ اشعار ہیں جو حسن بن ضحاک نے بیان فرمائے ہیں۔

وقد رفع الله أقلامه	عن ابن ثمانين دون البشر
وإني لمن أسراء الإله	في الأرض نصب صروف القدر
فإن يقض لي عملاً صالحا	أثاب وإن يقض شراً غفر

---

[85] (كنز العمال، كتاب الموت، القسم الأقوال: الباب الرابع: في فضيلة طول العمر و لواحق الكتاب، الفصل الأول: في فضيلة طول العمر، 668/15، الحديث: 42659، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[86] (المقصد العلي في زوائد أبي يعلى الموصلي، كتاب التوبة والاستغفار، باب: تجاوز الله سبحانه عن سيئات من لم يبلغ ومن يعمر، 379/4، الحديث: 1766، دار الكتب العلمية، بيروت لبنان)

[87] (كنز العمال، كتاب الموت، القسم الأقوال: الباب الرابع: في فضيلة طول العمر و لواحق الكتاب، الفصل الأول: في فضيلة طول العمر، 672/15، الحديث: 42672، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[88] (تفسير القرآن العظيم لابن ابي حاتم، كتاب الموت، القسم الأقوال: الباب الرابع: في فضيلة طول العمر و لواحق الكتاب، الفصل الأول: في فضيلة طول العمر، 672/15، الحديث: 42672، مكتبة نزار مصطفي الباز، مكة المكرمة، الرياض، الطبعة: الطبعة الأولي، 1417هـ/1997م)

(الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة لإبن حجر، ص95، دار ماجد عسيري)

فی الأرض نحو قضاء الله والقدر	أصبحت من أسراء الله محتبسا
لن تبق باقيةً مني ولم تذر [89]	إن الثمانين إذ وفيت عدتها

قال المصنف:

من فَضْلِكَ الْوَافِي وَأَنْتَ الْوَاقِيْ	يَارَبِّ! أَعْضَاءُ الْوُضُوءِ عِتْقُهَا
فَامْنُنْ عَلَى الْفَانِي بِعِتْقِ الْبَاقِيْ [90]	وَالْعِتْقُ يَسْرِيْ فِي الْغِنَى يَا ذَاالْغِنَىٰ

یعنی میں نے اسی سال پورے کر لئے میرے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں ہر نیکی قبول ہے اور برائی کی معذرت کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بہ نسبت دوسرے لوگوں کے اسی سال والے سے قلم اُٹھالئے۔ زمین میں میں اللہ تعالیٰ کے قیدیوں سے ہوں اور اس حال میں ہوں کہ اس سے تقدیریں پھیر دی گئی ہیں۔ اگر مجھ سے نیکی سرزد ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس کا مجھے ثواب بخشے گا اگر برائی کا ارتکاب کروں گا تو بخش دیا جائے گا۔

اسی حسن ابن الضحاک نے فرمایا اب میں زمین پر اللہ تعالیٰ کے قیدیوں میں سے ہو گیا ہوں اللہ تعالیٰ کی قضاو قدر کے تحت قیدی ہوں۔ میں نے عمر کے اسی سال پورے کر لئے میرے میں اب کوئی برائی باقی نہیں رہی اور نہ اس نے چھوڑی ہے یعنی معاف فرمادیا ہے۔

مصنف یعنی علامہ ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا: اے رب تو نے اعضائے سجود کو آزاد کر دیا اپنے کامل فضل سے اور تو ہی بچانے والا ہے۔ اور آزادی غناء سے جاری ہوتی ہے اور غناء والے رب عَتَق باقی سے فانی (بندے) پر آزادی کا احسان فرما۔ (الخصال المکفرۃ، صفحہ 42،43)

بڑھاپے کے فضائل: مانا کہ بڑھاپا ایک عظیم مصیبت ہے لیکن اللہ تعالیٰ نے اس کا اجر بھی عظیم سے عظیم تر بنایا ہے لیکن وہ بڑھاپا تو بہت بڑی نعمت ہے جو طاعت الٰہی میں بسر ہوں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے شرح الصدور میں ایک عنوان "اطاعت الٰہی میں طویل العمر کا بیان" قائم کر کے مندرجہ ذیل احادیث تحریر فرمائی ہیں۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ لوگوں میں سب سے بہتر کون ہے؟ آپ نے فرمایا کہ جس کی عمر لمبی ہو اور نیک عمل ہو پھر پوچھا سب سے بُرا کون ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل بُرا ہو۔ [91]

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں تمہارے سب سے اچھے آدمی کی خبر نہ دوں؟ صحابہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہم) نے عرض کیا کہ کیوں نہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ نے فرمایا کہ تم میں اسلام کی حالت میں جس کی عمر طویل ہو اور اچھے کام کرے۔ [92]

---

[89] (الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة لإبن حجر ،ص95، دار ماجد عسيري)

[90] (نفحة الريحانة ورشحة طلاء الحانة،3إلي5/400،دار الكتب العلمية،, 2005)

[91] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب فضل طول الحياة في طاعة الله تعالى، 15/1، دار المعرفة –لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

[92] (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور، باب فضل طول الحياة في طاعة الله تعالى، 15/1، دار المعرفة –لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

حضرت عوف بن مالک کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ مسلمان کی عمر جب بھی لمبی ہوگی اس کے لئے اچھا ہی ہوگا۔[93]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلہ قضاعہ کے دو آدمی حضور اکرم ﷺ پر ایمان لائے ان میں ایک تو شہید ہو گیا اور دوسرا ایک سال تک زندہ رہا پھر مر گیا۔ طلحہ بن عبد اللہ کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ بعد میں مرنے والا شہید سے بھی پہلے جنت میں داخل ہو گیا۔ صبح کو میں نے یہ واقعہ حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا آپ ﷺ نے فرمایا کیا اس نے اس کے بعد ایک رمضان کے روزے نہ رکھے تھے اور سال بھر میں چھ لاکھ رکعت نماز اور اتنی سنتیں نہ پڑھی تھیں؟[94]

حضرت طلحہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے فرمایا اللہ کے نزدیک اس شخص سے افضل کوئی نہیں جو اسلام میں بوڑھا ہو اور تمام عمر تسبیح و تکبیر تہلیل یعنی "لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ. اَللَّهُ أَكْبَرُ" اور "سُبْحَانَ اللّٰهِ" میں گزار دے۔[95]

حضرت سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ مسلمان کی زندگی کا ہر دن غنیمت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے فرائض ادا کرتا ہے نمازیں اور ذکر و فکر کرتا ہے۔[96]

حضرت ابراہیم بن ابی عبدہ سے روایت ہے کہ جب مومن مرے گا تو اللہ تعالیٰ سے تمنا کرے گا کہ مجھے دوبارہ دنیا میں لوٹا دیا جائے تاکہ میں اللہ کی بڑائی بیان کروں۔[97]

فائدہ: بہت سے خوش قسمت بڑھاپے میں جوانی سے بھی زیادہ عبادتِ الٰہی میں مشغول ہو جاتے ہیں سابق ادوار میں بے شمار ایسی مثالیں ملتی ہیں اور دورِ حاضرہ میں بھی بکثرت ایسے بوڑھے موجود ہیں ہاں بڑھاپے سے تنگ آکر موت کی آرزو منع ہے۔

احادیثِ مبارکہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت اُس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ قبر کے پاس سے گزرنے والا یہ نہ کہے گا اے کاش اس کی جگہ میں ہوتا۔[98]

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ میں تجھ سے نیک کاموں کے کرنے اور بُرے کاموں کے چھوڑنے اور مسکینوں سے محبت کرنے کی دعا کرتا ہوں اور تو جب لوگوں کو آزمائش میں ڈالنا چاہے تو مجھے آزمائش میں ڈالے بغیر اپنے پاس بلا لینا۔[99]

---

[93]) ایضا

[94]) (مجمع الزوائد ومنبع الفوائد، 204/10، الحديث: 17553، مكتبة القدسي، القاهرة، عام النشر: 1414 هـ، 1994 م)

[95]) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، مسند العشرة المبشرين بالجنة ، مسند باقي العشرة المبشرين بالجنة، مسند أبي محمد طلحة بن عبيد الله رضي الله تعالى عنه، 19/3، الحديث: 1401 ، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

[96]) (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء ، 280/4، دار الكتب العلمية بيروت (طبعة 1409هـ بدون تحقيق))

[97]) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور ، باب فضل طول الحياة في طاعة الله تعالى، 15/1، دار المعرفة –لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

[98]) (شرح الصدور بشرح حال الموتى والقبور ، باب جواز تمني الموت والدعاء به لخوف الفتنة في الدين، 15/1، دار المعرفة –لبنان، الطبعة: الأولى، 1417هـ 1996م)

[99]) ایضا

فائدہ: ہاں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی دعامانگ سکتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا اے اللہ میری طاقت کم ہوئی اور عمر بڑی ہوئی، میری رعایا منتشر ہوئی تو مجھے موت دے تاکہ میں ضائع اور کوتاہی کرنے والا نہ بن جاؤں۔ ابھی ایک ماہ بھی نہ ہونے پایا تھا کہ آپ شہید ہوگئے۔ ہاں یوں بھی دعا کر سکتا ہے کہ اے اللہ اگر میرا زندہ رہنا میرے لئے مفید ہے تو مجھے زندہ رکھ ورنہ مجھے موت دے دے۔[100]

انتباہ: بڑھاپے کے فضائل اس بوڑھے کے لئے ہیں جس کی جوانی عبادت اطاعت الٰہی میں گزری۔ اگر جوانی بُرائیوں میں بسر ہوئی تو بڑھاپے کے گناہوں پر بھی سزا ہوگی۔ تفصیل دیکھئے فقیر کا رسالہ "بڑھاپا"۔

وہ خوش بخت جنھیں صراحۃً اگلے پچھلے گناھوں کی مغفرت کی نوید سنائی گئی

سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرے لئے دعا فرمایئے: (بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دن میں نے نبی پاک ﷺ کو شاداں وفرحاں (بہت خوش) دیکھ کر عرض کی تو آپ نے دعا میں فرمایا۔)

اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِعَائِشَةَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهَا وَمَا تَأَخَّرَ مَا أَسَرَّتْ وَمَا أَعْلَنَتْ[101] (صحیح ابن حبان، جلد16، صفحہ48، مطبوعہ بیروت)

یعنی اے اللہ عائشہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے اگلے پچھلے گناہ بخش دے اور وہ جو اس سے پوشیدہ قصور سرزد ہوئے اور جو کھلم کھلا۔

فائدہ: اگلے پچھلے گناہوں کی بخشش کی نوید کی مناسبت سے فقیر نے مذکورہ بالا روایت نقل کی ہے ورنہ سیدہ عائشہ کے فضائل ومناقب بے شمار ہیں۔

غزوہ تبوک کا واقعہ ایسے وقت پیش آیا جب کہ مدینہ منورہ میں سخت قحط پڑا ہوا تھا اور عام مسلمان بہت زیادہ تنگی میں تھے یہاں تک کہ درخت کی پتیاں کھا کر لوگ گزارا کرتے تھے۔ اسی لئے اس جنگ کے لشکر کو جیش عسرہ کہا جاتا ہے یعنی تنگدستی کا لشکر۔ ترمذی شریف میں حضرت عبد الرحمن بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں اُس وقت حاضر تھا جب کہ آپ جیش عسرہ کی مدد کے لئے لوگوں کو جوش دلا رہے تھے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے پُرجوش لفظ سن کر کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں سو اُونٹ پالان اور سامان کے ساتھ خدائے تعالیٰ کی راہ میں پیش کروں گا۔ اس کے بعد پھر حضور ﷺ نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو سامانِ لشکر کے بارے میں ترغیب دی اور امداد کے لئے متوجہ فرمایا تو پھر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں دوسو اونٹ مع ساز وسامان اللہ تعالیٰ کے راستہ میں نذر کروں گا اس کے بعد پھر رسول اللہ ﷺ نے سامانِ جنگ کی درستگی اور فراہمی کی طرف مسلمانوں کو رغبت دلائی پھر حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں تین سو اونٹ پالان اور سامان کے ساتھ خدائے تعالیٰ کی راہ میں حاضر کروں گا۔ حدیث کے راوی حضرت عبد الرحمن بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

---

[100]) ایضاً

[101]) (صحيح ابن حبان، كتاب إخباره صلى الله عليه وسلم عن مناقب الصحابة الخ، ذكر عمرو بن العاص السهمي رضي الله عنه ، ذكر مغفرة الله جل وعلا ذنوب عائشة ما تقدم منها وما تأخر ، 48/16، الحديث: 7111، مؤسسة الرسالة، بيروت، الطبعة: الأولى، 1408 هـ 1988 م)

کہ میں نے دیکھا کہ حضور ﷺ منبر سے اترتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے۔ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ مَا عَلَى عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ هَذِهِ [102] (سنن الترمذی، جلد ۵، صفحہ ۵۲۶، حدیث ۳۷۰۰، مطبوعہ مصر)

یعنی ایک ہی جملہ کو حضور سید عالم ﷺ نے دوبار فرمایا اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اب عثمان کو وہ عمل کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا جو اس کے بعد کریں گے۔

مراد یہ کہ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ عمل ایسا اعلیٰ اور اتنا مقبول ہے کہ اب اور نوافل نہ کریں جب بھی یہ ان کے مدارجِ علیا کے لئے کافی ہے اور اس مقبولیت کے بعد اب انہیں کوئی اندیشہ ضرر (نقصان) نہیں ہے۔ [103] (مشکوٰۃ شریف صفحہ 561)

تفسیر خازن اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ آپ نے ساز و سامان کے ساتھ ایک ہزار اونٹ اس موقع پر چندہ دیا تھا۔ اور حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیش عسرہ کی تیاری کے زمانہ میں ایک ہزار دینار اپنے کرتے کی آستین میں بھر کر لائے (دینار ساڑھے چار ماشہ سونے کا سکہ ہوتا ہے) ان دیناروں کو آپ نے رسول مقبول ﷺ کی گود میں ڈال دیا۔ [104] راوی حدیث حضرت عبدالرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں میں نے دیکھا کہ نبی کریم ﷺ ان دیناروں کو اپنی گود میں الٹ پلٹ کر دیکھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ [105]
(سنن الترمذی، جلد 5، صفحہ 626، حدیث 3701، مطبوعہ مصر)

یعنی آج کے بعد عثمان کو ان کا کوئی عمل نقصان نہیں پہنچائے گا۔

سرکارِ دوعالم ﷺ نے ان کے بارے میں اس جملہ کو دوبار فرمایا۔ مطلب یہ ہے کہ فرض کرلیا جائے کہ اگر حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کوئی خطا واقع ہو تو آج کا ان کا یہ عمل ان کی خطا کے لئے کفارہ بن جائے گا۔ [106] (مشکوٰۃ شریف، صفحہ 561)

تفسیر خازن اور اور تفسیر معالم التنزیل میں ہے کہ جب حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جیش عسرہ کی اس طرح مدد فرمائی کہ ایک ہزار اونٹ ساز و سامان کے ساتھ پیش فرمائے اور ایک ہزار دینار چندہ بھی دیا اور حضرت عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کے چار ہزار درہم بارگاہ رسالت ﷺ میں پیش کئے تو ان دونوں حضرات کے بارے میں یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا يُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ [107] (پارہ 3، سورہ البقرہ، آیت 262)

---

[102] (سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، 625/6، الحديث: 3700، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

[103] (مرقاة المفاتيح شرح مشكاة المصابيح، كتاب المناقب والفضائل، باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، 3919/9، الحديث: 2607، دار الفكر، بيروت–لبنان، الطبعة: الأولى، 1422هـ 2002م)

[104] (تفسير الخازن والبغوي، البقرة: 261إلي 262، باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، 367/1، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

[105] (سنن الترمذي، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، 626/6، الحديث: 3701، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

[106] (مشكاة المصابيح، كتاب المناقب، باب مناقب عثمان غني رضي الله عنه، الفصل الثاني، 1713/3، الحديث: 6063(4)، المكتب الإسلامي، الطبعة: الثانية، 1399هـ 1989م)

[107] (تفسير الخازن والبغوي، البقرة: 261إلي 262، باب في مناقب عثمان بن عفان رضي الله عنه، 367/1، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

ترجمہ: وہ جو اپنے مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں پھر دیئے پیچھے نہ احسان رکھیں نہ تکلیف دیں ان کا نیگ ان کے رب کے پاس ہے اور انہیں نہ کچھ اندیشہ ہو نہ کچھ غم۔

حضرت صدر الافاضل مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ الرحمۃ نے بھی اپنی تفسیر خزائن العرفان میں تحریر فرمایا ہے کہ یہ آیت مبارکہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں نازل ہوئی۔

سیدنا عثمان غنی رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: سیدنا عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عَنْ أَبِي سَعِيدٍ، قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعُثْمَانَ: " غَفَرَ اللَّهُ لَكَ مَا قَدَّمْتَ وَمَا أَخَّرْتَ، وَمَا أَسْرَرْتَ وَمَا أَعْلَنْتَ، وَمَا كَانَ مِنْكَ وَمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ". [108]

یعنی ابو سعید کہتے ہیں میں نے سنا رسول اللہ ﷺ سے، اے عثمان! اللہ تعالیٰ تیرے گناہ معاف فرمائے جو تجھ سے پہلے سرزد ہوئے یا بعد کو تا قیامت۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بے شمار ہیں مناسبت موضوع سے صرف اسی ایک حدیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حضرت عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ: حضرت عباس رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ کے لئے حضور سرورِ عالم ﷺ نے دعا فرمائی: اللهم اغفر للعباس ما أسرع وما أعلن، وما أبدى وما أخفى، وما كان وما يكون منه ومن ذريته إلى يوم القيامة[109]

یعنی اے اللہ عباس کے وہ گناہ بخش جو اس نے پوشیدہ کئے یا کھلم کھلا اور جو گذرے اور جو آئیں گے اور اس کی اولاد کے تا قیامت کے گناہ بھی۔

حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فضائل بھی بہت زیادہ ہیں احادیث کی کتب مناقب اہلِ بیت کا مطالعہ کریں۔

عشرہ مبشرہ اور سیدہ فاطمۃ الزہرا و حسنین کریمین و دیگر بے شمار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور ﷺ نے نوید جنت سنائی اور اگلے پچھلے گناہوں کے بخشے جانے کا ارشاد فرمایا طوالت سے بچنے کے لئے اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

اصحابِ بدر رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہم: اصحابِ بدر رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو حضور سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا: إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ اطَّلَعَ عَلَى أَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ [110]

یعنی جو چاہو عمل کرو اللہ تعالیٰ نے تمہارے گناہ بخش دیئے ہیں۔

تبصرہ اُویسی غفرلہٗ: اصحابِ بدر کے بے شمار فضائل ہیں۔ فقیر کی تصنیف "اصحابِ بدر الکبریٰ" کا مطالعہ کیجئے۔

سوال: اعمالِ سیئہ کے ارتکاب کے بعد کی بخشش تو عقل میں آتی ہے لیکن ابھی جن کا وقوع ہی نہیں ہوا ان کی بخشش کا کیا مطلب؟

جواب: (1) شرعی امور میں عقل کو کیا دخل جب حبیب خدا ﷺ نے کہہ دیا تو مسلمان کا کام ہے سر تسلیم خم کرنا۔

---

[108] (الضعفاء الكبير، يحيى بن سليمان المحاربي كوفي عن مسعر، 408/4، الحديث: 2033، دار المكتبة العلمية –بيروت، الطبعة: الأولى، 1404هـ 1984م)

[109] (كنز العمال، كتاب الفضائل من قسم الأفعال وفيه عشرة أبواب، باب (الإكمال) من العباس رضى الله عنه، 708/11، الحديث: 33448، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[110] (مسند الإمام أحمد، باقي مسند المكثرين، مسند أبي هريرة رضي الله عنه، 296/2، الحديث: 7880، دار إحياء التراث العربي، سنة النشر: 1414هـ/1993م)

(2) قبل از وقوع کی بخشش کی نوید کی نظیر ایک اور حدیث میں بھی ہے حضور اکرم ﷺ نے یومِ عرفہ کے روزہ کے متعلق فرمایا: انه یکفر ذنوب ما سنتین الماضیة والمتقبله۔ [111] (الخصائل المکفرۃ، صفحہ 18)

یعنی اللہ تعالیٰ دو، گذشتہ وآئندہ سالوں کے گناہ بخش دے گا۔

اس سے ثابت ہوا کہ قبل از وقوع گناہوں کا بخشا جانا اسلام میں ہے۔

ویسے عقل بھی مانتی ہے کہ وہ کریم اپنے فضل سے جتنا چاہے بخش دے قرآن مجید میں مشرک (کافر) کے سوا ''وَيَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَّشَآءُ'' (پارہ5، سورۃالنساء، آیت116،48)(**ترجمہ:** اور اس سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔) کا عام اعلان فرمایا ہے۔

تتمہ: ان روایات کو پڑھ کر فضل خداوندی کا اندازہ لگایئے کہ وہ کریم اہل اسلام پر کتنا ہی بڑا مہربان ہے اسی لئے صوفیاء کرام فرماتے ہیں کہ ہر نیکی عمل میں لایئے نامعلوم اللہ تعالیٰ کس عمل سے راضی ہے۔ بزرگوں نے فرمایا:

رحمتِ حق بهانه می جوید

یعنی اللہ تعالیٰ کی رحمت سبب ڈھونڈتی ہے اور بخشش کی قیمت نہیں چاہتی۔

اسے فقیر نے تفصیل سے رسالہ ''رحمت حق کے بہانے'' میں لکھا ہے۔

لطیفہ: کمالاتِ مصطفی ﷺ کے منکرین کو جتنا فضائل اعمال سناؤ وہ خوش ہونگے، خوشی سے اچھلیں گے کودیں گے واہ واہ، سبحان اللہ سبحان، اللہ اکبر کے نعرے بلند کریں گے لیکن ان کے سامنے جونہی نبی پاک ﷺ واولیائے کرام کے فضائل سناؤ تو فوراً کہیں گے ہم نہیں مانتے کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہے۔

سوال: احادیث مبارکہ میں مختلف اعمال کے لئے گناہوں کی معافی کا ذکر ہے مثلاً وضو خطاؤں کو مٹاتا ہے اور پانچ نمازیں درمیانی اوقات کے گناہوں کو مٹاتی ہیں، ایسے ہی جمعہ سے دوسرے جمعہ کے درمیان وغیرہ وغیرہ لیکن جس کے گناہ ہی نہ ہوں تو؟

جواب: امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ لوگ مختلف الدرجات ہیں۔

(1) جن سے گناہوں کا صدور نہیں ہوتا ان کے لئے رفع درجات ہوتا ہے۔

(2) صغائر (چھوٹے گناہ) پر ارتکاب کے بعد ان پر اصرار نہیں کرتے ان کے لئے یوں ہوتا ہے کہ ان سے تاموت کبائر (بڑے گناہ) کا ارتکاب نہیں ہوتا اور خاتمہ ایمان پر ہوتا ہے۔

(3) صغائر کے ارتکاب کے بعد ان پر اصرار کرتے رہتے ہیں تو ان کے اعمال سے صغائر معاف ہوجاتے ہیں۔

(4) جو صغائر وکبائر ہر دونوں کے مرتکب ہوتے ہیں ان کے اعمالِ صالحہ سے صغائر معاف ہوتے ہیں جس قدر اعمالِ صالحہ سے صغائر ہوجاتے ہیں۔

فائدہ: توبہ سے ہر طرح کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں سوائے حقوق العباد کے اور ان کی معافی کی تحقیق سابقاً گذری ہے۔

---

[111] (الخصال المكفرة للذنوب المقدمة والمؤخرة لإبن حجر. من القيام. حديث في صيام يوم عرفة. ص51. دار ماجد عسيري)

اگلے پچھلے گناہ کی معافی پر اشکال یوں ہے کہ گذشتہ گناہ تو نیکی سے معاف ہوئے لیکن جو گناہ ابھی نہیں ہوئے ان کی معافی کا کیا معنی؟اس اشکال کو امام ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے یوں رفع فرمایا کہ اس کی نظیر روایات صحیحہ میں موجود ہے مثلاً اللہ تعالیٰ نے اہل بدر کے لئے فرمایا: اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ [112]

یعنی اور جو چاہو عمل کرو میں نے تمہیں بخش دیا۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں کبائر سے محفوظ رکھے گا یعنی اس کے بعد ان سے کبائر کا وقوع نہ ہو گا۔

روایت میں ہے کہ عرفہ کے دن روزہ رکھے گا اس کے دو سالوں کے گناہ معاف ہیں ایک سال گذشتہ ایک سال آئندہ۔ [113]
(فتح الباری، جلد 5، صفحہ 155)

خلاصہ یہ کہ گناہوں کا ارتکاب بھی ہو تب بھی انہیں معاف کر دیا جائے گا جیسے بعض بدری صحابہ سے خطائیں سرزد ہوئیں لیکن ان سے محاسبہ نہ ہوا۔

فائدہ: کون سے گناہ نیکیوں سے گر جاتے ہیں اس میں علمائے کرام کا اختلاف ہے۔(1) جہاں مطلقاً گناہوں کے بلا توبہ گر جاتے ہیں ذکر ہے ان سے صغائر مراد ہیں (2) بعض نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کی وسعت کا تقاضا ہے کہ تمام صغائر و کبائر معاف ہو جاتے ہیں۔[114] (فیض القدیر، جلد 6، صفحہ 191)

فتح الباری شرح البخاری، جلد اول، صفحہ 171 میں یہی قول اور مذکورہ بالا قول اول دونوں نقل کئے ہیں اور امام قسطلانی اور امام نووی وغیرہما نے یہی فرمایا۔

صرف صغائر معاف ہوتے ہیں کبائر توبہ یا حد کے بغیر معاف نہیں ہوتے یہی جمہور نے فرمایا۔

فائدہ: یہ بھی علماء کا اتفاق ہے کہ حقوق العباد بھی جب تک صاحب حق معاف نہ فرمائے تو معاف نہیں ہوتے۔

فیصلہ: حق وہی ہے جو جمہور نے فرمایا لیکن جب کریم بخشنے کو آئے گا تو شفاعت سے یا اپنے فضل سے صاحب حقوق کو حقوق کا صلہ عطا کر کے مجرم و خاطی کو معاف فرمادے گا۔واللّٰہ تعالیٰ اعلم بالصواب

تصانیف ورسائل: فقیر نے ''الخصال المکفرۃ'' سے سمجھا کہ اس موضوع پر شاید یہی رسالہ ہے۔ دوسرے سال فقیر حرمین طیبین حاضر ہوا تو ایک اور عزیز نے مکہ معظمہ میں ایک رسالہ ''راحة القلوب بما یکفر ماتقدم وماتاخر من الذنوب'' مطبوعہ مصر دیا اس کے اول میں مصنف نے اسی موضوع کی نشاندہی فرمائی ہے۔ فقیر اسے نقل کرتا ہے تاکہ قارئین کو موضوع کی اہمیت کا احساس ہو۔

نمبر شمار	نام کتاب و مصنف
1	الخصال المکفرۃ، ابن حجر مکی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

---

[112]) حوالہ مذکورہ

[113]) (فتح الباري شرح صحيح البخاري، كتاب صلاة والتراويح، باب فضل من قام رمضان، 252/4، الحديث:2008، دار المعرفة بيروت، 1379م 1414ھ)

[114]) (فيض القدير شرح الجامع الصغير من أحاديث البشير النذير، حرف الميم، 235/6، الحديث:8901، دار الكتب العلمية بيروت، لبنان)

2	راحتہ القلوب، حامد محمود مصری
3	الترغیب والترھیب، حافظ مندری کتاب میں اس موضوع کی احادیث جمع کیں۔
4	شیخ ابو بکر امام نسائی کے اُستاد نے بھی یہ احادیث جمع فرمائی ہیں۔
5	امام سیوطی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے حاشیہ موطا میں ۱۱۶ احادیث جمع فرمائی ہیں اور نظم بھی
6	امام علقمی نے جامع صغیر کے حواشی پر مذکورہ احادیث درج فرمائیں۔
7	امام عزیزی نے شرح جامع صغیر میں مذکورہ احادیث نقل فرمائیں۔
8	بشارۃ المحبوب بتکفیر الذنوب، القابونی الاذرعی
9	تفریح القلوب فی التحصال المکفرۃ من الذنوب، محمد بن محمد الخطاب
10	امام علوی عبد اللہ بن ابراہیم نے ان اعمال کو نظم فرمایا۔
11	الطیب بن عبد اللہ نے امام سیوطی کی جمع کردہ احادیث کو منظوم فرمایا۔
12	ان کی امام ابن حجر نے کتاب الاذکار میں تلخیص فرمائی۔
13	ان احادیث کو ایک جگہ اپنے اصلہ میں امام درعی نے ذکر فرمایا۔
14	ان احادیث کو ایک جگہ اپنے اصلہ میں ابو بکر عباسی نے ذکر فرمایا۔
15	ابو سالم نے بھی الخصال کی تلخیص فرمائی۔
16	الفوتی نے بھی رماح حزب الرحیم میں تلخیص فرمائی۔

تمت بالخیر

بفضلہ الکریم ولطفہ العمیم صلی اللہ تعالیٰ علی رسولہ الکریم وسلم

الفقیر القادری ابو الصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہٗ

29 جمادی الآخر 1421ھ بروز جمعہ

☆......☆......☆

نوٹ: اگر اس کتاب میں کمپوزنگ کی کوئی بھی غلطی پائیں تو برائے کرم مندرجہ ذیل ای میل ایڈریس پر مطلع کریں تاکہ اُس غلطی کی تصحیح کرلی جائے۔ (شکریہ)

admin@faizahmedowaisi.com